#تیرے_میرے_درمیان

از_انا الیاس#

یااللہ کہاں چھپوں اگر وہ یہاں بھی پہنچ گئے تو۔۔۔" اور اس سے آگے وہ سوچ نہیں سکی۔ وہ تو کتوں کی طرح اسکی بو سونگھتے پھر رہے تھے اگر ہالہ انکے ہاتھ لگ جاتی تو انہوں نے واقعی اسے چیل کنوؤں کے آگے ڈال دینا تھا۔

Classic Urdu Material

ہال روڈ کا بہت مصروف علاقہ تھا۔ ہالہ نے پاس کھڑی سفید آلٹو کو حسرت سے دیکھا کہ اگلے لمحے ہی وہ چونک گئ۔ اسے اسکے لاکس کھلے نظر آئے۔ کیا قسمت ایسے بھی مہربان ہو سکتی تھی۔ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔

اس نے ادھر ادھر دیکھتے جلدی سے دروازہ کھولا اور پچھلی سیٹوں کے بیچ خود کو چھپا کر اپنا کالا دوپٹہ ایسے اوڑھا کہ کار کے کارپٹس کا ہی گمان ہوتا تھا۔

"اے اللہ میں آپکا نام لے کر سب چھوڑ آئ ہوں۔ آپ نے اس کار کا لاک کھلا رکھ کر میرا اس بات پہ ایمان پختہ کر دیا ہے کہ بے شک آپ سے بڑھ کر کوئ آپکے بندے کی حفاظت نہیں کر سکتا تو اے اللہ مجھے محفوظ ہاتھوں میں پہنچا دینا۔" ہالہ نے آنکھیں بند کر کے بڑی شدت سے اللہ کو مخاطب کیا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"ضامن کچھ خدا کا خوف کھا یار! کسی دن تیری اس بھلکڑ نیچر کی وجہ سے تجھے اپنی گاڑی سے ہاتھ دھونے پڑ جائیں گے بیٹا" اسفند نے سفید آلٹو کی فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولتے ہوئے ضامن کو لتاڑا۔ "پتہ نہیں یار مجھے کیسے بھول گیا۔" ضامن نے حیرت سے یاد کرنے کی کوشش کی کہ وہ کار کا لوک لگانا کیوں بھول گیا تھا۔

ضامن اور اسفند ہال روڈ اپنا لیپ ٹاپ ٹھیک کروانے آئے تھے۔ آدھے گھنٹے کا کام تھا۔ جیسے ہی وہ واپس آئے تو گاڑی کا لاک کھلا دیکھ کر اسفند کا میٹر گھوم گیا۔

"دل کرتا ہے پورا ابا داموں کا گودام تیرے نام کر دوں۔ تجھے سیکرٹ سروسز نے آخر کیسے لے لیا ہے۔ میں آج تک اس بات پہ حیران ہوں۔ اللہ ہی پوچھے تجھے"

اسفند کے طعنے وہ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال رہا تھا۔ اپنی جان لیوا

Do not copy or distribute without permission of the author

مسکراہٹ سے مسکراتے ہوئے اس نے ایک ابرو اٹھا کر اسے دیکھا اور بے اختیار قہقہہ بلند کیا۔ "ہاہاہا! یہ بیویوں والے طعنے دینے سے ذرا پرہیز کیا کرو" ضامن نے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکتے ہوئے گھمبیر آواز میں کہا۔ چھ فٹ سے نکلتا قد، مضبوط چوڑے شانے، گھنے سیاہ بال، گہری پر سوچ آنکھیں، کھڑی ناک اور گندمی چمکدار رنگت جس کو پیور ایشین بیوٹی کہا جاتا ہے، کلین شیو، جہاں سے گزرتا تھا لڑکیوں کے دل دھڑکا جاتا تھا۔ بقول اسفند کے ہم اتنی توپ چیز ہیں نہیں جتنا سیکرٹ سروسز نے ہمیں بنا دیا ہے۔

ضامن اور اسفند چائلڈ ہڈ بڈیز تھے۔ شروع سے آرمی جوائن کرنے کی خواہش تھی دونوں کی۔ جو وقت کے ساتھ ساتھ بدلی اور دونوں نے آرمی کو جوائن کرنے کے ساتھ سیکرٹ سروسز کو بھی جوائن کیا جس سے بہت کم لوگ واقف تھے۔ ویسے تو دونوں کی فیملیز اسلام آباد میں رہتی تھیں۔ لیکن انکی پوسٹنگ مختلف جگہ ہوتی تھی۔ آجکل لاہور میں بڑھتی ہوئی دہشتگردی کے باعث یہ دونوں جوہر ٹاؤن میں رینٹ پر فلیٹ لے

Do not copy or distribute without permission of the author

کر رہے تھے۔

ہالہ دم سادھے پچھلی سیٹوں کے درمیان لیٹی دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔ سیکرٹ سروسز کے نام پر چونکی اور سوچا کہ اللہ نے صحیح ہاتھوں میں پہنچایا ہے۔ یہ یقیناً میری مدد کریں گے۔

جیسے ہی گاڑی فلیٹس کی بلڈنگ کی کمپاؤنڈ میں انٹر ہوئی ہالہ آہستہ سے اٹھنے لگی۔ مگر پھر بھی پیچھے والی سیٹس میں ارتعاش محسوس کرکے وہ دونوں چونکے اور ہاتھ پینٹس میں موجود موزر پر گئے۔

جیسے ہی ہالہ کا سر ابھرا تب تک ضامن گاڑی پارک کر چکا تھا۔ اسکے اٹھتے ہی دونوں نے برق رفتاری سے پیچھے مڑتے ہینڈز اپ کہا۔ ہالہ اپنے اتنے قریب دو گنز دیکھ کر بے اختیار چیخنے لگی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ایک کے بعد جب دوسری چیخ بھی ماری تو ضامن نے جلدی سے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اسکے منہ پر جمایا مگر موذر والا ہاتھ بدستور وہیں تھا۔ اپنے اتنے قریب موذر دیکھ کر ہالہ کی آنکھیں دہشت سے پھٹنے کے قریب تھیں۔

اگر ایک آواز بھی اور نکلی تو یہیں پر بھون کر رکھ دوں گا۔" انتہائی سخت لہجے میں کہتے" ضامن نے اسے دھمکی دی۔ صبح سے وہ جس ذہنی اور جسمانی مشقت برداشت کر چکی تھی اب اس دہشت انگیز منظر کو دیکھنے کی اس میں ہمت جواب دے گئ تھی۔

وہیں پر وہ ڈھلک گئ۔ "واٹ دا ہیل۔۔ اٹھو ڈرامے مت کرو ادر وائز تم مجھے جانتی نہیں۔" ضامن نے غصے سے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اسفند نے بھی پیچھے ہوتے اسکی ڈھلکی کلائی پکڑ کر جو نہی نبض چیک کی تو وہ واقعی میں بہت مدہم چل رہی تھی۔

چھوڑ دے میرے بھائی وہ واقعی بے ہوش ہو گئی ہے۔"اسفند نے اسکے بے ہوش" ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔

دونوں سیدھے ہے کر اپنی سیٹس پر بیٹھے۔

اب اس بلا کا کیا کریں۔"ضامن نے کسی قدر جھنجھلاہٹ سے کہا۔"

۔ بلا تو واقعی ہے"اسفند نے شرارت سے ہالہ کو دیکھتے ہوئے کہا"

میں نے ہزار مرتبہ کہا ہے کہ جب میرے ساتھ ہو تو اپنی لڑکیوں سے متعلق چیپ سوچ اپنے پاس رکھا کرو۔" ضامن نے غصے سے اسے ڈانتے ہوئے جھاڑ پلائی۔
اتنی ٹینس سچویشن میں اسے اسفند کی یہ بات ایک آنکھ نہیں بھائی۔

اب کیا کریں اسکا اگر کوئی کمپاؤنڈ میں آگیا تو کیا ہوگا۔" ضامن نے پریشانی سے سوچتے ہوئے کہا۔ فوج اور انٹیلیجنس میں ہوتے ہوئے بے شمار ٹینس سچویشنز سے وہ دونوں گزرے تھے مگر یہاں بات ایک لڑکی کی تھی جس کے ساتھ انکی موجودگی ہر طرح سے مشکوک ہو سکتی تھی۔

اسکا ایک ہی حل ہے کہ اسکو اٹھا کر پچھلے خفیہ راستے سے اپنے فلیٹ میں چلیں۔"
"کیونکہ فرنٹ سے اسکو لے کر جانا ہماری پوزیشن کو آکورڈ کر دے گا۔

دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔ سر کو اگر پتہ چل گیا نہ تو بیٹا اس زمین اور آسمان"

"میں ہم کہیں ں ظر نہیں آئیں گے۔

تم بیٹھ کر سر کی پرمیشن کا ویٹ کرو میں جارہا ہوں" ضامن کی بات پہ اسفند غصے "
سے گاڑی سے نکلنے لگا۔

کیا ہو گیا ہے یار۔۔اچھا چل میں اسے اٹھاتا ہوں تو پہلے نکل کر چیک کر پچھلہ راستہ کلئیر "
ہے تو میں اسے اٹھا کر آتا ہوں۔ مجھے مس بیل دے گا تو میں سمجھ جاؤں گا کہ سب
سیٹ ہے۔" ضامن نے بالآخر اسکے آیڈیا کو قبولیت بخشتے ہوئے کہا۔

اسفند لیپ ٹاپ ہاتھ میں لئیے گاڑی سے نکل کر پچھلی سیڑھیوں کی طرف بڑھا جو کہ
ایمرجنسی کے لئیے لوگوں کے ل ئیے اپنے بچاؤ کا ایک راستہ تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسفند کی مسڈ کال آئی۔ جس کا مطلب تھا کہ انکے فلیٹ تک راستہ

Do not copy or distribute without permission of the author

کلئیر ہے۔

ضامن نے پھرتی سے ہالہ کو کندھے پر ڈالا۔ گاڑی لاک کی اور پچھلے راستے کی جانب دبے قدموں سے بڑھنے لگا۔

فلیٹ میں داخل ہو کر اسنے ایک کمرے میں ہالہ کو بیڈ پر لٹایا۔ یہ دو کمروں کا فلی فرنشڈ اور لگژری فلیٹ تھا۔ انٹر ہوتے ہی ایک چھوٹا سا کاریڈور جس کے اینڈ پر دائیں جانب دو بیڈ روم سامنے بڑا سا لاؤنج جس کے ساتھ امریکن سٹال اوپن کچن اور اسکے ساتھ سٹور اور لانڈری تھی۔ لاؤنج میں بڑی سی گلاس وال تھی جس میں سے ایک دروازہ چھوٹے سے ٹیریس میں کھلتا تھا جہاں چیر زرکھ کر ساتھ میں مختلف پلانٹس سے ایک خوبصورت سا سیٹنگ ایریا بنایا گیا تھا جہاں اکثر رات یا شام میں اسفند اور ضامن چائے پیتے تھے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

سمیعہ کو کال کر کے ابھی اور اسی وقت آنے کا کہو۔"ضامن ہالہ کو بیڈ پر لٹا کے باہر آتے ہی" اسفند سے بولا۔سمیعہ نہ صرف اسفند کی منگیتر تھی بلکہ انہی کے ساتھ انٹیلیجینس میں آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ سے منسلک تھی۔

"اسکو بلانے کا مقصد۔ویسے بھی شام ہو گئ ہے۔"

رات تو نہیں ہوئ۔اسکی چیکنگ میں یا تم تو کر نہیں سکتے سو سمیعہ ہی کرے گی۔اور اسکو" اپنا سسٹم لانے کا کہنا کیونکہ اس لڑکی کے ہوش میں آتے ہوئے اسکا سارا ڈیٹا سمیعہ چیک کرے گی۔پتہ نہیں کون ہے اور کس مقصد کے تحت ہماری کار میں "تھی۔

اوکے"ضامن کی بات سمجھتے ہوئے اسفند نے کال کر کے سمیعہ کو اپنے ہاں آنے کا کہا

Do not copy or distribute without permission of the author

"ہیلو گائز!" پندرہ منٹ بعد انکے فلیٹ کی بیل ہوئی۔ اسفند دیکھنے گیا۔ اسکے ساتھ سمیعہ لاؤنج میں انٹر ہوئی۔

"کیا ہوا ہے اتنی ایمرجنسی میں مجھے کیوں بلایا" بلیک جینز پر حسب سابق گرین اور بلیو چنری کا کرتا پہنے بلیو سٹالر گلے میں ڈالے اونچی سی پونی ٹیل اور نظر کے گلاسز لگائے پا لگتی تھی۔ تیکھے وں میں جوگرز پہنے وہ اپنے ٹام بوائے حلیے میں بھی بہت کیوٹ نقوش۔ نڈر اور کانفیڈنٹ۔

ضامن نے سارا واقعہ سنا کر لڑکی کو چیک کرنے کا کہا۔

کیونکہ وہ خود لڑکیوں سے دو میل دور ہی رہتا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ساری بات سمیعہ نے خاموشی سے سنی۔

"یہ بتاؤ کہ اسے گاڑی سے یہاں تک اٹھا کر تم ہی لائے تھے یا اسفند۔"

اسفند اور ضامن کے مقابل صوفے پر بیٹھی وہ مشکوک نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

تم دونوں کا کوئی حال نہیں۔ اب کیا لکھ کر دوں کے میں نے ہی اسے اٹھایا تھا۔ تمہیں "یہاں تفتیش کے لیئے نہیں بلایا جو کام کہا ہے وہ کرو۔"

ضامن نے اسے جھاڑ پلاتے کہا۔ ان سب کو پتا تھا کہ وہ کام کے وقت کسی قسم کی ادھر ادھر کی باتیں برداشت نہیں کرتا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

سمیعہ اسکا خراب موڈ دیکھ کر جلدی سے اٹھی اور اس کمرے میں گئ جہاں ہالہ موجود تھی۔

ایک عجیب سی کشش تھی اس میں جو لوگوں کو اپنی جانب کھینچتی تھی۔سمیعہ بھی اس بات کی معترف ہوئ۔

اسکو چیک کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرتی رہی آخر پانچ دس منٹ کے بعد اسے ہوش آگیا۔

سمیعہ کو اسکے پاس سے کوئ قابل قدر چیز نہیں ملی۔

آنکھیں کھولتے ہی جو چہرہ ہالہ کو نظر آیا وہ اسکے ل یئے بالکل انجان تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ک۔۔۔ک۔۔۔کون ہو تم" ہالہ ایک دم گھبرا کر اٹھی۔"

سمیعہ ایک دم پیچھے ہوئی

ہالہ نے گھبرا کر چاروں جانب دیکھا۔"ڈئیر یہ تو میں تم سے پوچھنے آئی ہوں کہ تم کون ہو"سمیعہ نے دیوار کے پاس پڑی رائیٹنگ ٹیبل کی کرسی پکڑ کے بیڈ کے قریب رکھتے ہوئے کہا۔

مم۔۔میں کہاں ہوں"اس نے سمیعہ کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے ایک اور سوال" کیا۔

دیکھو لڑکی ابھی تک تو تم زمین پر ہی ہو۔ لیکن وہ جو باہر ایک بوگی مین بیٹھا ہے نہ وہ تمہیں" "عالم بالا میں پہنچانے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگائے گا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ک۔۔ک۔۔کون" ہالہ کی آنکھیں دہشت سے پھیل گئیں۔"

پہلا خیال یہی آیا کہ وہ ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گئ ہے اسے بھول گیا تھا کہ اس نے کسی گاڑی میں پناہ لی تھی۔

"میڈم وہی جس کی گاڑی میں تم نے پناہ لی تھی"

سمیعہ کے کہنے پہ اسکے دماغ میں بیہوش ہونے سے پہلے کے سب منظر سپارک ہوئے۔

اوہ میں کیسے بھول گئ کے اللہ نے مجھے بچانے کے لئیے ایک راہ نکالی تھی"خود سے" مخاطب ہوتے اس نے سوچا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

شکر"بے اختیار مسکراتے اس نے دل پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز میں کہا۔"

کیا مطلب"سمیعہ جو اسکی مسکراہٹ سے ابھی صحیح سے متاثر بھی نہیں ہو پائ تھی کسی" قدر تعجب سے بولی۔

اس شکر کا مقصد۔۔۔"ابھی اسکا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ دروازے پر" دستک ہوئ۔سمیعہ نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔"کیا ہے"وہ پہلے ہی انہیں مشکوک سمجھ رہی تھی۔اور اب ہالہ کی شکر کرنے والی بات سن کر اور بھی کنفیوزڈ ہو گئ تھی۔

"ضامن پوچھ رہا ہے کہ کچھ بتایا اس لڑکی نے۔"

میری تو بچپن کی رشتہ داری ہے نہ جو ملتے ہی میرے گلے لگ کر سب بتا دے

Do not copy or distribute without permission of the author

گی۔"سمیعہ نے اپنا غصہ اسفند پر نکالا۔

میرا کیا قصور ہے یار۔ اچھا اسکو لے کر باہر آؤ" اس نے مڑتے ہوئے کہا۔"

چلو تمہاری پیشی آگئ ہے۔"سمیعہ نے اسے اٹھنے اور اپنے پیچھے آنے کا کہا۔"

ہالہ کو اب تسلی ہو گئ تھی کہ وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے۔سمیعہ کے پیچھے چلتے ہوئے وہ سب الفاظ ترتیب دے رہی تھی جو یقیناّ ّ اسے اس شخص کے سامنے کہنے تھے جس کے جارحانہ تیوروں سے وہ بے ہوش ہوئ تھی۔

لاؤنج میں آکر سمیعہ اسکے سامنے سے ہٹی اور پھر ضامن اور ہالہ آمنے سامنے تھے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن کھڑا ہو کر اسکے سامنے آیا اور جانچتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا۔

ہالہ کو اپنا اعتماد برقرار رکھنا دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا کون ہو کہاں سے آئی ہو اور ہماری ہی گاڑی میں کیوں بیٹھیں۔ الف سے یہ تک شروع ہو جاؤ۔ اور اگر ایک لفظ بھی غلط ہوا تو میں یہ نہیں دیکھتا کہ مجرم مرد ہے یا عورت ایک جیسا سلوک کرتا ہوں" ضامن کے خشک اور بے لچک لہجے نے اسکے حواس سلب ضرور کئیے۔

"سمیعہ سب نوٹ کرو اور اسی وقت اس کا سارا بائیو ڈیٹا نکالو۔"

اسفند اسے بتا چکا تھا کہ لڑکی کے پاس سے کچھ نہیں نکلا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

میرا نام ہالہ سرفراز ہے پیرنٹس کا بچپن میں انتقال ہو گیا تھا۔ ایس او ایس ولیج" میں کون مجھے چھوڑ کر گیا میں نہیں جانتی۔ انہوں نے مجھے پڑھایا۔ پنجاب یونیورسٹی سے میس کوم میں ماسٹرز کر کے ایک اخبار میں رپورٹر ہوں۔ اقبال ٹاؤن میں کرائے کے فلیٹ میں رہتی ہوں۔ پچھلے دنوں رحمان شاہ کے بارے میں کچھ چیزیں میرے ہاتھ لگیں اور وہ میں نے شائع کروا دیں۔ اسے میرا سچ ہضم نہیں ہوا۔ اس نے مجھے کہا کہ میں باقاعدہ پریس کانفرنس میں اس سے معافی مانگ کر کہوں کہ میں نے اس کے بارے میں غلط خبر دی تھی وہ اس ماڈل گرل کے قتل کے کیس میں ملوث نہیں۔ جب میں نہیں مانی تو پہلے اس نے مجھے جاب سے نکلوایا اور پھر میرے فلیٹ پر بھی دھمکانے آیا اور پھر حد یہ کی کہ میرے پیچھے اس دن غنڈے پڑوا کر مجھے کڈنیپ کرنے کی کوشش کی۔ اللہ نے میری جان بچانی تھی جو آپ کی کار ان لاک تھی اور پھر اب میں یہاں ہوں" اسکے چپ کرتے ہی وہ تینوں جیسے ہوش میں آئے۔

وہ کیا سمجھے تھے اور اصل میں وہ لڑکی کیا نکلی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

رحمان شاہ اور ایک مشہور ماڈل گرل کا واقعہ گزرے اتنے دن نہیں ہوئے تھے۔

انکو بھی اطلاع ملی تھی کہ رحمان شاہ نے ہی اس ماڈل گرل کو قتل کروایا تھا جس کی لاش اسی کے اپنے فلیٹ سے ملی تھی۔

مگر انہیں ثبوت نہیں ملے تھے۔

سمیعہ سرچ اینڈ ایوری تھنگ"ضامن نے ہالہ کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے سمیعہ سے " کہا اور خود کافی بنانے چلا گیا

آدھے گھنٹے میں سمیعہ نے اسکا سارا ڈیٹا چیک کر کے ضامن کو چیک کروایا۔ مگر جس ایک حقیقت نے اسے چونکایا وہ اسکے فادر کی آئی ایس آئی کی اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی ڈیزگنیشن

تھی۔

تمہارے فادر آئی ایس آئی میں تھے۔"ضامن نے صوفے بیٹھے گود میں پڑے لیپ" ٹاپ سے نظر ہٹا کر کہا۔

جی" مختصر جواب دے کر ہالہ خاموش ہو گئ۔"

اب تم کیا چاہتی ہو۔کہاں جانا ہے"اسفند نے اس سے سوال کیا۔"

آئی تو یہ مشکل ہو گا۔ مگر مجھے یہ اندازہ ہو گیا ہے کہ آپ لوگ سیکرٹ سروسز" میں ہیں۔اور آپکی جاب کا مقصد ہی بے قصور کو بچانا ہے۔میں نہ صرف بے قصور ہوں بلکہ اکیلی بھی ہوں۔مجھے آپکی ہیلپ چاہیئے۔میں کچھ عرصہ روپوش رہنا "چاہتی ہوں اور آپکے پاس میں سب سے زیادہ محفوظ رہوں گی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اسکی فرمائش نے ان سب کو مخمصے میں ڈالا۔

"بی بی یہاں میں اور اسفند دولڑکے ہی رہتے ہیں۔ یہ تو ابھی چلی جائے گی۔ آگے تم خود بہتر سوچ سکتی ہو۔"

ضامن کی بات پر ایک مسکراہٹ ہالہ کے ہونٹوں تک آئی۔

"جو لوگ اپنے قوم کی ماؤں بیٹیوں کی عزت کی خاطر اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کرتے انکی شرافت پر تو میں کوئی کوئسچن مارک لگا ہی نہیں سکتی۔"

اسکی بات پر ان تینوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

کیونکہ اس لڑکی کی سچائی نے انہیں قائل تو کر لیا تھا۔

کتنی دیر تک "ضامن نے پوچھا۔"

"جب تک اللہ میرا ٹھکانہ کہیں اور نہیں کر دیتا"

"یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔ ہم یہاں اس بلڈنگ میں اکیلے نہیں رہتے۔ لوگوں کو پتہ چل گیا۔ تو ابھی تو صرف تم بے گھر ہو پھر ہم سب ہو جائیں گے۔

ضامن نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔ وہ تو کسی لڑکی کو ویسے ہی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ سمیعہ تو اسفند کی طرح اسکی بچپن کی دوست اور بہن بنی ہوئی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن آج کی تو رات گزارو صبح سر سے مشورہ کریں گے۔ آئم شیور وہ بہتر "سولوشن بتائیں گے"

سمیعہ کے کہنے پر وہ دونوں متعفق ہوئے۔

ٹھیک ہے" ضامن کے مان جانے پر تینوں نے سکھ کا سانس لیا۔"

سمیعہ کچھ دیر بعد اپنے گھر کی طرف نکلی۔ ہالہ سے اتنی دیر میں اچھی گپ شپ ہو گئی تھی۔

ضامن اور اسفند نے اسے اسی کمرے میں ٹھہرنے کا کہا جہاں اسے بے ہوش حالت میں لا کر لٹایا تھا۔ دونوں بیڈ رومز کے ساتھ اٹیچڈ باتھ

Do not copy or distribute without permission of the author

تھے۔اسی لئیے انہیں کوئی ایشو نہیں ہوا۔رات میں آنے والے حالات کا سوچتے کب اسکی آنکھ لگی وہ نہیں جانتی تھی۔

اگلے دن صبح اسکی فجر کے ٹام پر آنکھ کھلی۔وضو کرکے جائے نماز ڈھونڈی جو کہ پاس ہی رائیٹنگ ٹیبل کے نیچے والے خانے میں اسے پڑی نظر آئی۔

نماز پڑھ کر وہ کشمکش میں تھی کہ یہیں بیٹھے یا باہر جائے۔باہر سے کھٹر پٹر کی آواز آئی تو وہ دل میں ہمت مجتمع کرتی دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔

ضمان ٹریک سوٹ پہنے جوسر میں جوس بنا رہا تھا۔

دروازے کی آواز پر مڑ کر دیکھا اور پھر بے تاثر چہرے کے ساتھ دوبارہ اپنے کام میں

Do not copy or distribute without permission of the author

مصروف ہو گیا۔

ھمم! کھڑوس کہیں کا" ہالہ کو اس سے اتنی بے مروتی کی امید نہیں تھی۔"

اور اب اس نے سوچ لیا تھا کہ اس سے کوئی امید بھی نہیں رکھنی۔

وہ صوفے پر خاموشی سی آ کر بیٹھ گئی کہ ضامن گلاس میں جوس لئیے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

اب اتنا بھی بے مروت نہیں" اس نے خود کو تسلی دی۔"

مگر جیسے ہی اسے اپنے مقابل صوفے پر بیٹھ کر غٹاغٹ جوس چڑھاتے

Do not copy or distribute without permission of the author

دیکھا۔اپنی خوش فہمی پر لعنت بھیجی۔

"یہاں جتنے بھی دن رہنا ہے اپنی خدمت آپکو خود کرنی ہے ٹرے میں کھانا سجا کر کوئی آپکو پیش نہیں کرے گا اور نہ ہی آپ

ہماری مہمان ہیں کچن سامنے ہے خود اٹھیں اور خود بنائیں۔"۔گلاس خالی کر کے اٹھتے ہوئے وہ اچھی طرح اسکو خوش فہمی کی دنیا سے باہر نکال لایا

گلاس کچن کاؤنٹر پہ رکھ کر غالباً "وہ جوگنگ" کے لئیے چلا گیا تھا۔

مرتے کیا نہ کرتے وہ اٹھی اور اپنے لئیے ناشتہ بنایا۔یہ کیا انکا احسان کم تھا کہ انہوں نے اسے یہاں رہنے دیا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

دماغ سے منفی سوچوں کو جھٹکتے وہ ناشتہ بنانے لگی پھر کچھ سوچتے ان دونوں کے لیئے بھی آملیٹ بنا دیا۔ فروزن پراٹھے پڑھے ہوئے تھے۔ اسکا مطلب ہے صبح پراٹھے کھاتے ہیں۔

سوچتے ہوئے اس نے پراٹھے بھی گرم کر لیئے۔

ابھی وہ یہ سب کرکے اور جوس کس برتن دھو کر فارغ ہوئی تھی کہ وہ دونوں واپس آگئے۔ اسفند، ضامن سے پہلے جوگنگ کے لیئے چلا گیا تھا۔

حالہ نے اندازہ لگایا۔

واہ واہ کیا خوشبو آرہی ہے، بھائی کسی اور کے فلیٹ میں تو نہیں آگئے۔" آملیٹ اور " پراٹھوں کی خوشبو پورے فلیٹ میں پھیلی ہوئی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

مسخرہ پن چھوڑو ناشتہ کرو اور جلدی نکلو۔ سر کی دوبارہ کال نہیں آنی چاہئیے۔" "

انہیں جوگنگ کے دوران اپنے باس کی کال آگئی کسی کیس کی ارجنٹ میٹنگ تھی۔

اسلام علیکم "ہالہ کو اسفند کی خوش مزاجی سے تھوڑی سے تقویت ملی تو اسے کچن کی"

جانب آتے دیکھ کر اس نے جھٹ سلام کیا۔

وعلیکم سلام ارے جیتی رہو سسٹر صبح صبح ہمارے لئیے اتنی محنت کرنے کا شکریہ آؤ"

" ٹیبل پر رکھتے ہیں

ضامن چینج کرنے اندر چلا گیا اور اسفند خوش اخلاقی سے کہتا اسکے ساتھ مل

کر چیزیں ٹیبل پر لے آیا اور اسے کھانے کا اشارہ کیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

آجا یار" اسفند نے اسے آتے دیکھ کر کہا۔"

نو تھینک یو اب تم بھی جلدی کرو" ضامن بے مروتی سے کہتا کچن کی جانب" چلا گیا اور سیب نکال کر کھانے لگا۔

حالانکہ ضامن خود پراٹھے لاتا تھا اور شوق سے بھی کھاتا تھا۔

اسفند نے اسکی اس حرکت پر یکدم ہالہ کو دیکھا جس کا چہرہ خفت سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ بچی تو نہیں تھی کہ ضامن کے اس انسلٹنگ ایٹی ٹیوڈ کو نہ سمجھتی۔

اوکے سسٹر ٹائم شارٹ ہے سو آئی ہیو ٹو گو۔ اتنے مزیدار ناشتے کے لئیے تھینک یو"" اسفند نے ضامن کے رویے کی تلخی کو کم کرنے کی کوشش کی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

پلیز بھائی"ہالہ نے بھی اسے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

ضامن نے بڑے غور سے بھائی بہن کی محبت کا یہ نظارہ دیکھا۔

"سسٹر ہم باہر سے لاک کر کے جا رہے ہیں کیونکہ آپکی یہاں موجودگی کو ہم ڈسکلوز نہیں کرنا چاہتے ابھی۔ دوپہر میں سمیعہ آپکے پاس آجائے گی۔ اسکے پاس یہاں کی ڈپلیکیٹ چابی ہوتی ہے۔لینڈ لائن ہے لیکن آپ نے اٹینڈ نہین کرنا کوئی ایشو ہو تو مجھے یا ضامن کو کال کر لینا یہ ہمارے نمبرز ہیں۔" نکلنے سے پہلے اسفند اسکے قریب آیا جو صوفے پہ بیٹھی تھی۔ اسے آتا دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

اسفند نے ضروری ہدایات دیتے ہوئے ایک پیپر دیا جس پر ان دونوں کے نمبر لکھے تھے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن پاس کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ ہالہ نے سر ہلاتے سب ہدایات سنیں

۔________________________

کبھی کبھی یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہم لفظوں سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کریں۔ ہمارے رویے بہت کچھ سمجھا دیتے ہیں" گاڑی چلتے ہی اسفند نے کہا۔

اس لیکچر کا مقصد؟" ضامن نے حیرت سے اسفند کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اتنے بچے نہیں ہو کہ سمجھ نہ آئے"

Do not copy or distribute without permission of the author

"وہ لڑکی اگر کسی مجبوری میں ہمارے پاس مدد کی امید لے کر آئی ہے اور تمہیں اسے مجبور اآر کھنا بھی پڑھ گیا ہے تو اسکا یہ مطلب نہیں کہ اپنے ہر عمل سے جتایا جائے۔ پراٹھے آئی تھنک تم ہی بہت شوق سے لاتے اور کھاتے بھی ہو اگر تم صرف بیٹھ کر کھا ہی لیتے تو کوئی فرق نہیں پڑھ جاتا تمہاری شان میں۔ اگر آج کوئی مجبور ہے اور ہم کسی کی مدد کرنے کے قابل تو ہماری اس خوش قسمتی میں نہ ہمارا کوئی کمال ہے اور اسکی بد قسمتی میں نہ اسکا قصور۔ جینڈر ڈسکریمینیشن سے بالاتر ہو کر سوچو کہ وہ ایک انسان بھی ہے اور اللہ نے اسے ہمارے پاس اسی لئیے بھیجا ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ ہم اسکی مدد کریں۔ میرا خیال ہے اس سے زیادہ سمجھانے کی تمہیں ضرورت نہیں ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم اسکے سامنے بچھ جاؤ۔ ریزرو رہو روڈ نہیں۔"

اسفند شاید سال میں ایک مرتبہ ہی اتنا سنجیدہ ہوتا تھا اور جب وہ سنجیدہ ہوتا تھا تو پھر ضامن کو کسی خاطر میں نہیں لاتا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اب بھی ضامن کو یہی بہتر لگا کہ خاموشی میں ہی عافیت ہے۔ اور یقیناً "اسکی بات بھی ٹھیک تھی۔ ضامن کی سب سے بڑی خوبی ہی یہی تھی کہ وہ اپنی غلطی کو جلد مان لیتا تھا اور عملاً اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا تھا۔

بجے کے قریب فلیٹ کا دروازہ کھلا۔ ہالہ کچن میں کھڑی کچھ پکانے کا ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ سمیعہ آگئی۔1

ہیلو کیوٹ لیڈی "سمیعہ کے دوستانہ رویے نے اسے بہت ڈھارس دی۔ نہیں تو صبح والے ضامن کے رویے پر وہ بہت دلبرداشتہ ہوئی تھی۔ اور اپنا ٹھکانہ کہیں اور کرنے کا شدت سے سوچ رہی تھی۔

بالکل ٹھیک تم سناؤ۔کیا کر رہی تھیں "سمیعہ اس سے مل کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے "
بولی۔

کچھ پکالوں کیا میں "اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا"

ارے کیوں نہیں چلو مل کر کچھ پکاتے ہیں۔"وہ سر ہلاتی اسکے ساتھ لگ گی۔"

انہوں نے چکن نکالا، نوڈلز، چاول سب موجود تھا،ہالہ نے سنگاپورئین رائس کا آئیڈیا دیا دونوں نے جھٹ پٹ بنالیا۔

سمیعہ کیا تم میرے لیئے کوئی جگہ ارینج کر سکتی ہو۔ آئی نو میں نے تم سب کو بہت "پریشان کیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ میرا یہاں رہنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔

اس نے ہچکچاتے ہوئے سمیعہ کو کہا جب وہ دونوں کھانا کھانے کے بعد لاؤنج میں بیٹھی چائے پی رہیں تھیں۔

کیوں کیا ہوا رات تک تو میں سب سیٹ کر کے گئ تھي۔ کیا اسفند نے کچھ کہا ہے" سمیعہ اسکی شرارتی طبیعت سے واقف تھی سو جھٹ سے پوچھا۔

ارے نہیں اسفند بھائ تو بہت اچھے ہیں" وہ جلدی سے کلئیر کرنے کے لئیے بولی۔"

توپھر ضامن؟"اب کی بار ہالہ نے خاموشی سے بس سر جھکا دیا۔"

ارے یار اسکی بات کو سیریس مت لو۔ انفیکٹ وہ لڑکیوں سے الرجک ہے۔ میرے" ساتھ بھی صرف اسی لئیے فرینک ہے کیونکہ مجھ میں لڑکیوں والے گٹس نہین۔ تم اسکی بات کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دو۔ اور ویسے بھی جیسے ہی سر کو پتہ

Do not copy or distribute without permission of the author

چلے گا وہ تمہارا خود بندوبست کر دیں گے، ڈونٹ وری۔" سمیعہ کی بات وہ کچھ مطمئن ہو گئ۔

میٹنگ ختم ہونے کے بعد اویس عالم جو کہ انکے باس تھے۔ انہوں نے اسفند اور ضامن کو روک لیا۔

ہاں بھئ کس لڑکی کو پروٹیکشن پروائیڈ کی جا رہی ہے۔" انہوں نے ایک ہاتھ سے پیپر ویٹ" گھماتے ہوئے پوچھا اسفند سے تھا اور نظریں ضامن پر تھیں۔

اسفند اور ضامن دونوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور پھر اسفند نے ساری ڈیٹیل بتائ۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"اسکے ڈیٹا سے متعلق انفارمیشن تم نے سمیعہ سے لے کر اپنے پاس سیو کی ہے۔"

جی سر" اسفند تیزی سے بولا۔"

دین واٹ آر یو ویٹنگ فار شواٹ ٹومی" انکا ٹھنڈا دھیما لہجہ بھی کبھی کبھار ان" دونوں کے ہاتھ پاؤں پھولا دیتا تھا۔

اسفند نے جلدی سے ڈیٹا نکال کر انکے سامنے رکھا۔

اسکے باپ کے نام اور پوزیشن نے انہیں اچھا خاصا چونکایا تھا مگر انہوں نے ان دونوں کو یہ محسوس نہیں ہونے دیا۔

اوکے ناؤ واٹ یو وانٹ "انہوں نے براہ راست ضامن سے پوچھا۔"

"واٹ ایور یو ول ڈسائڈ آئل پر سیوا ٹ"

آر یو شیور "انہوں نے جانچتی نظروں سے ضامن کو دیکھا جو انکے عزیز ترین" دوست عاصم ملک کی اولاد تھا اور انہیں اپنی اولاد کی طرح عزیز تھا انکے ہر حکم کو ماننے والا۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا۔

"اوکے دین اٹس بیٹر ٹو کیپ ہر وِد یو فار سم ٹائم"

اوکے سر" دونوں نے انکی ہاں میں ہاں ملائی اور مصافحہ کر کے باہر نکل آئے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ہیڈ کوارٹر سے نکل کر وہ سیدھا فلیٹ پر آئے۔ جہاں سمیعہ انکی منتظر تھی۔ منتظر تو ہالہ بھی تھی آخر انکا جو کوئی بھی باس تھا ان دونوں نے آج اس سے ہالہ کے متعلق بھی بات کرنی تھی۔

وہ دعا مانگ رہی تھی کہ کسی طرح انکا وہ باس ہالہ کا کہیں اور بندوبست کروا دے اور اس کھڑوس سے ضامن سے اسکی جان چھٹے۔

مگر قسمت ابھی اس پر اتنی بھی مہربان نہیں ہوئی تھی۔

انکے اندر آتے ہی سلام دعا کے بعد سمیعہ نے پوچھا "تو پھر بات ہوئی تم لوگوں کی

Do not copy or distribute without permission of the author

"سر سے۔

کچھ کھانا کھانے کی اجازت ہے یا پھر پہلے تمہاری عدالت میں"
"حاضری دیں۔

ضامن تو پہلے ہی تپہ ہوا تھا سمیعہ کی بے صبری پر اس پہ چڑ دوڑا۔

پیچھے سے اسفند نے ہاتھ جوڑ کر سمیعہ کو خاموش ہونے کا کہا۔

"یار تو فریش ہو کر آ۔ سمیعہ کچھ پکا یا ہے تو جلدی سے رکھو۔"

اسفند نے فوراً "دونوں کو ادھر ادھر کیا نہیں جنگ چھڑ جانی تھی۔

ضامن فوراً بیڈروم کی طرف بڑھا۔

تمہیں کیا ضرورت تھی بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کی" اسکے جاتے ہی اسفند" نے سمیعہ کو ڈانٹا۔ وہ تو شکر تھا کہ ہالہ دوسرے کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی نہیں تو وہ پھر سے دلبرداشتہ ہو جاتی۔

تو اب بتا بھی چکو کہ سر نے ہالہ کے بارے میں کیا کہا۔"

انہوں نے فی الحال اسے یہیں رکھنے کا کہا ہے۔ اسی لیئے اسکا موڈ آف ہے" اسفند" نے تفصیل بتاتے ہوئے ضامن کے خراب موڈ کی وجہ بتائی۔

چلو جی ہالہ بے چاری کا نصیب۔۔ وہ ضامن کے ایٹی ٹیوڈ سے کافی ٹینس تھی"" ہاں میں"

Do not copy or distribute without permission of the author

نے اسے سمجھایا تھا صبح ہوپ فلی اب وہ انسان بن کر رہے گا۔" دونوں کھانا لاؤنج کی سینٹر ٹیبل پر رکھتے باتیں بھی کر رہے تھے۔

شکر کے ضامن نے خاموشی سے کھانا کھایا۔

کچھ دیر بعد سمیعہ چلی گئ اور اسکے جاتے ہی ہالہ بھی اپنے روم میں چلی گئ جہاں وہ رات میں ٹھری تھی۔

اسفند چائے بنا کر ناک کر کے اسے کمرے میں دینے آیا۔

"بھائی آپ نے چائے کیوں بنائی مجھے کہہ دیتے"

ہالہ کو اسکے ہاتھ سے چائے لیتے بہت عجیب لگا۔

ارے کوئی بات نہیں ہم شروع سے ہی ہوسٹلز میں رہے ہیں سو ہمیں اپنے کام کرنے کی "عادت ہے۔"

"لیکن جب تک اب میں یہاں ہوں آپ لوگ ایسے کوئی کام نہیں کریں گے"

اوکے اوکے!"اس نے اتنے مان سے کہا کہ اسے مانتے ہا بنی۔"

اور پھر کچھ دنوں میں ہالہ نے انکے سارے کام اپنے ذمے لے لئیے۔

ضامن کو وہ براہ راست مخاطب نہیں کرتی تھی۔اسفند کے تھرو اس کی چیزوں کا

Do not copy or distribute without permission of the author

خیال رکھتی۔

ضامن کوچونکہ اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی سوا سے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑھتا تھا۔ بلکہ وہ شکر ہی کرتا کہ وہ اسے مخاطب نہیں کرتی

یہ کچھ ہی دنوں بعد کی بات تھی۔ ہالہ فلیٹ میں اکیلی تھی۔ ضامن اور اسفر کسی کام کے سلسلے میں صبح کے نکلے ہوئے تھے ۔

اب بھی اس بلڈنگ میں کسی کو ہالہ کی انکی فلیٹ میں موجودگی کا نہیں پتہ تھا۔ کیونکہ وہ جانے سے پہلے فلیٹ کولاک کر جاتے تھے۔

سمیعہ کچھ شاپنگ کر کے اسکے کپڑے اور ضرورت کی چیزیں دے گئ۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ہالہ لاؤنج میں بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی کہ دروازے پر کلک کی آواز سے وہ یہی سمجھی کہ ضامن اور اسفند آگئے ہیں۔

وہ کچن میں انکے لئیے جوس بنانے گئی کیونکہ وہ آتے ہی جوس ضرور پیتے تھے۔

جیسے ہی قدموں کی آواز آگے آئی تو کسی کے بولنے کی آواز بھی آئی جیسے کوئی فون پر بات کر رہا ہو۔مگر یہ آواز ہالہ کے لئیے اجنبی تھی۔

اسکے ہاتھ جوسر پر ڈھیلے ہوگئے۔اور آنے والا موبائل بند کر کے اب لاؤنج میں اپنا بیگ سائیڈ پر رکھ کر مڑ کر صوفے پر بیٹھنے لگا اسکی نظر سیدھی کچن میں پریشان کھڑی ہالہ پر پڑھی۔

وہ جو کوئی بھی تھے انہیں بزرگ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ ضامن جتنا ہی قد کھاٹ۔ کنپٹیوں کے بال سفید تھے انکی جتنی بھی عمر تھی۔

ہالہ کو وہ فورٹیز کے ہی لگے۔

وہ بھی اس فلیٹ میں ایک لڑکی کو دیکھ کر ہالہ سے بھی کہیں زیادہ حیران ہوئے۔

کیا انہوں نے کام والی رکھ لی ہے۔ مگر پھر خیال آیا کہ کام والی نہ تو جینز پہنتی ہے اور" نہ ہی اتنی صاف ستھری اور خوبصورت ہوتی ہے۔

وہ وہاں بیٹھنے کی بجائے کچن کے پاس آئے اور ماتھے پہ تیوری لا کر اسے دیکھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

کون ہو تم اور ان دو لڑکوں کے فلیٹ میں کیا کر رہی ہو" بارعب شخصیت کے ساتھ انکی آواز" بھی انہی کی طرح بارعب تھی۔

مم۔۔میں۔۔"ابھی وہ کوئی کہانی گڑھنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ مین ڈور پر کلک کی آواز" کے ساتھ ہی کوئی اندر آیا اور پھر دبے قدموں اندر آتے ایک دم عاصم ملک پر پسٹل تانتے ہوئے بولا۔

ڈیڈی "ایک دم پسٹل والا ہاتھ نیچے گیا۔"

واپس آکر ضامن نے جیسے ہی فلیٹ کے دروازے پر لگائی تو اسے لاک کھلا ہوا ملا وہ یہی سمجھا کہ انکے فلیٹ پر کسی نے دھاوا بولا ہے۔ پہلی مرتبہ اسے ہالہ کا خیال آیا کہ کہیں اسے نہ کچھ ہوا ہو۔

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ گن پاکٹ سے نکال کر دبے قدموں آیا تاکہ اندر موجود شخص کو پکڑ سکے مگر یہ وہم و گمان میں نہ تھا کہ اسکے ڈیڈی بھی ہو سکتے ہیں۔

وہ خود بھی آئی ایس آئی کے ڈائریکٹرز میں سے تھے۔ سو کسی نہ کسی کیس کس سلسلے میں لاہور آتے جاتے تھے۔ جب سے ضامن اور اسفند کی پوسٹنگ یہاں ہوئی تھی وہ اب لاہور آکر انہی کے پاس ٹھہرتے تھے۔

لہٰذا فلیٹ کی ایک چابی انکے پاس بھی ہوتی تھی۔

کون ہے یہ" جیسے ہی وہ ان سے ملنے کے لئیے آگے ہوا انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے " اسے وہیں رکنے کا کہا۔

پہلے جو پوچھا ہے اسکا جواب دو" وہ بھی ضامن کے ہی باپ تھے۔"

ڈیڈی آپ پہلے بیٹھ جائیں" اس نے کھا جانے والی نظروں سے ہالہ کو ایک" نظر دیکھ کر عاصم صاحب سے کہا۔

میرے پیچھے تم لوگوں نے یہ کچھ شروع کر دیا ہے۔ تبھی ڈور بھی لاک تھا۔ میں ابھی" ءے اویس سے بات کرتا ہوں۔ ہو کیا رہا ہے آخر یہاں" انہوں نے غصے سے کہتے ہو ضامن کو گھورا۔ وہ کچھ اور ہی سمجھے تھے۔

ڈیڈی سر کو پتہ ہے اس لڑکی کا اور انکی پرمیشن سے ہی ہم نے اسے یہاں رکھا" ہے۔" ضامن نے انہیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی جو فون نکال رہے تھے۔

صرف دو منٹ ہیں تمہارے پاس جلدی سے سب بتاؤ اسکے بارے میں"" ہالہ کو اب سمجھ آئی کہ ضامن کی نیچر ایسی کیوں ہے۔ یقیناً اسکے پیرینٹس نے اسکی

تربیت بہت ٹف کی تھی۔

حالہ کچن میں ہی تھی اور وہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے تھے۔

ادھر آؤ بیٹا" ضامن کی ساری بات سننے کے بعد انہوں نے حالہ کو اپنے پاس" بلایا۔

وہ گھبراتی ہوئی انکے پاس آئی۔ انہوں نے اسے اپنے برابر صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ضامن سامنے والے صوفے پر دونوں گھٹوں پر کہنیاں ٹکائے اور ہاتھوں کو آپس میں جوڑے سر ہلکا سا جھکائے بیٹھا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ہالہ کو تو اکثر کسی فلم کا ہیرو ہی لگتا تھا۔

"بیٹا آئی ایم سوری جس طریقے سے آپ اس گھر میں موجود تھیں۔ میں اس سے پریشانی میں غلط نتیجہ اخذ کر گیا۔ بہرحال ہم آپکو پوری طرح پروٹیکٹ کریں گے۔ رحمان شاہ آلریڈی ہماری ہٹ لسٹ پہ ہے۔ اس کیس کے علاوہ ہم نے اور بھی کیسز اسکے ڈھونڈے ہیں۔ خیر آپ ریلیکس ہو کر کچھ عرصہ یہاں رہو پھر کچھ اور بندوبست کرتے ہیں آپکا"

انہوں نے اسے تسلی دیتے آخر میں ضامن کو دیکھتے کہا۔

"یہ اسفند کہاں ہے۔" انکے سوال پر اس نے سر اٹھایا نظر سیدھی اپنی جانب تکتی ہالہ پر پڑھی تو اسکے ماتھے پر شکنیں ابھر آئیں۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ہالہ نے فوراً سر نیچے جھکالیا۔

"کچھ کام سے گیا ہے ابھی آجائے گا۔ آپ فریش ہو جائیں تب تک۔"

اس نے اپنی جگہ سے اٹھتے کہا۔

آپ کچھ لیں گے انکل۔ جوس یا چائے" ہالہ نے انکو اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

وائے ناٹ بیٹا چائے" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ہالہ کو تھوڑی سی تسلی ہوئی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ابھی وہ جوگنگ سے واپس آیا ہی تھا۔ کمپاؤنڈ سے آتے ہوئے ہوکر جو اخبار دے کر گیا تھا وہ ہاتھ میں لئیے اپنے فلیٹ کی جانب گیا۔ آج ضامن اکیلا ہی جوگنگ پہ گیا تھا۔

اسفند کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی سو وہ سو رہا تھا۔

ہالہ نے جونہی اندر آتے ضامن کو دیکھا کچن میں اس کس لئیے ناشتہ بنانے چلی گئ۔

ان دونوں میں اگر بہت خوشگوار بات چیت کا تبادلہ نہیں ہوتا تھا تو سرد مہری بھی نہیں تھی۔

ضامن کو اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ خود بھی اسے اگنور کرتی ہے اور اسے یہ بات بہت اچھی لگی

تھی۔

میں نے ناشتہ بنا دیا ہے اگر آپ کہتے ہیں تو ٹیبل پر لگا دوں۔" ہالہ نے اسے فریش" ہو کر آتے دیکھا۔ مگر وہ ابھی بھی ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں تھا۔

یہ پہلی مرتبہ تھا کہ وہ اسے براہ راست مخاطب کر رہی تھی۔

نہیں ابھی بس چائے دے دیں، اسفند اٹھے گا تو اکٹھے کر لیں گے۔" اس نے" مصروف سے انداز میں اخبار پڑھتے بغیر اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ابھی اس نے دوسرا صفحہ کھولا ہی تھا کہ پہلی خبر پر ہی وہ شاکڈ رہ گیا۔ بے یقینی سے اس نے کچن میں چائے بناتی ہالہ کو دیکھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اوئے بڈی آگیا تو جو گنگ کر کے" اسفند نے اسکے کندھے پر ہاتھ مار کر کہا۔"

ضامن نے بے باثر چہرے کے ساتھ اسے دیکھا۔اسفند ایک دم چونکا۔

کیا ہوا ہے" اسے ضامن کے چہرے پر کچھ غیر معمولی تاثرات دیکھے۔"

اس نے خاموشی سے اخبار کی اس خبر کی طرف اشارہ کیا۔

اسفند اسکے پاس ہی صوفے پر بیٹھ کر خبر پڑھنے لگا اور جیسے جیسے پڑھتا جارہا تھا
اسکے چہرے کے تاثرات بدلتے جارہے تھے۔

جبکہ ضامن کی کھوجتی اور کچھ غصیلی نظریں اب تک ہالہ پر جمیں تھیں۔

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ جونہی چائے لے کر آئی تو ضامن کو اپنی طرف تکتا پا کر کچھ حیران اور پریشان سی ہوئی۔

کیا ہے یہ "ضامن نے اسفند سے اخبار لے کر ہالہ کی جانب بڑھایا۔"

اس نے حیران ہو کر اخبار دیکھا جس میں اسکی تصویر کے ساتھ ہیڈ لائن تھی۔

"مفرور قاتلہ" اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے خبر کو پڑھنا شروع کیا۔

ہالہ سرفراز جو کہ کسی گروہ کے ساتھ ملوث ہے۔ جمعرات کی رات ایک" بے قصور کو ماڈل ٹاؤن کے بلاک ایل میں لوٹ کر اور پھر قتل کر کے بھاگ گئی۔ جس کسی کو نظر آئے یا اسکے متعلق کچھ خبر ہو مندرجہ ذیل رابطے پر اطلاع دے۔ پولیس کو یہ مفرور قاتلہ درکار ہے۔ براہ مہربانی ہمارے ساتھ

"تعاون کریں۔

اخبار اسکے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا۔ضامن کھڑا ہو کر اسکے مقابل آیا۔

"جمعہ کا دن تھا نہ جب تم مصیبت بن کر ہمارے ساتھ یہاں آئی تھیں"

"نہ۔۔نہ۔۔۔نہیں یہ سب غلط ہے میں نے کسی کا قتل نہیں کیا۔"

وہ روتے ہوئے بے اختیار بولی۔

یہ خبر جس نے چھپوائی ہے وہ ایس ایچ او ہے۔نام تو پڑھ چکی ہو گی۔زمان شاہ۔"
اب یہ بھی بول دو کے وہ ایس ایچ او نہیں۔ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔تم۔۔۔"ابھی اس

Do not copy or distribute without permission of the author

نے غصے سے کہتے اسکی بازو پکڑی ہی تھی کہ اسکے موبائل پر اویس عالم کی کال آنے لگی۔

اس نے اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کال اٹینڈ کرتے ہالہ کی بازو کو ایک جھٹکے سے چھوڑا اور ایک غصیلی نظر اسکے چہرے پر ڈالی جو مجرموں کی طرح سر جھکائے رو رہی تھی۔

"اسلام علیکم سر۔"

"وعلیکم سلام! تھوڑی دیر میں میں سمیعہ کو بھیج رہا ہوں وہ نقاب میں آئے گی۔ تم اور اسفند ہالہ کو لے کر میرے کینٹ والے فلیٹ میں نقاب میں ہی لے کر آؤ گے۔ سمیعہ کھڑکی کے راستے سے تمہارے فلیٹ سے نکل آئے گی۔

تمہارے ڈیڈی بھی میرے پاس پہنچ چکے ہیں۔ تمہارا اور ہالہ کا میرے فلیٹ پر نکاح ہو گا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"پھر وہ نقاب میں تمہارے ڈیڈی کے ساتھ تمہارے فلیٹ پر واپس آئے گی۔

انکے آخری جملے سن کر اسکا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

ہالڈ آن سر۔۔۔یہ۔۔یہ کیا کہا ہے آپ نے "اس نے بے یقینی سے پوچھا کہ "
شاید وہ جلدی میں کچھ غلط کہہ گئے ہیں۔

اونچا سننے لگ گئے ہو کیا۔ تمہیں پتہ ہے کہ میں اپنی بات دہراتا " نہیں۔ لیکن تمہارے متوقعہ ہونے والے نکاح کی خوشی میں، میں بتا دیتا ہوں کہ تمہارا اور ہالہ کا نکاح ہو رہا ہے کچھ دیر بعد۔اینی آبجکشن "انہوں نے ٹھنڈے اور سرد لہجے میں کہا۔

جی بالکل بہت سارے آبجکشنز" وہ موبائل سنتا اپنے روم میں آگیا۔"

"آئی گیو آڈیم! میں نے کبھی تمہارے باپ کی نہیں سنی تم کیا چیز ہو"

"وہ میرے ڈیڈی ہیں یہ میں ہوں"

ضامن ان سے کافی فرینک تھا سو کبھی کبھی تو انکے ساتھ دوستوں کی طرح بات کرتا تھا۔

"سر یہ کوئی ٹافی دینے کی بات نہیں اور نہ میں اتنا بچہ ہوں آجکا اخبار آپ نے شاید پڑھا نہیں، محترمہ عادی مجرم اور قاتلہ ہیں۔"

اب میں ان اخبار والوں کی باتوں پے اپنے فیصلے کروں گا۔ اور ہم جانتے تھے کیا خبر آنے والی ہے اسی لیئے یہہ فیصلہ کیا ہے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"سر مجھے یقین نہین آرہا کہ اتنا کچھ جاننے کے بعد بھی آپ یہ کچھ کہ رہے ہیں"

"اور مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم مجھ سے آرگیو کر رہے ہو"

مگر سر"وہ بے چارگی سے بولا"

ضامن انف"انکی دھاڑ پر وہ ہکابکارہ گیا۔

"تم یہ نہیں کر سکتے تو ٹھیک ہے اسفند تو ہے نا"

سر۔۔"اس نے بے یقینی سے انکی بات سنی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"جب تک سمیعہ نہیں آتی تم اچھی طرح سوچ لو اور فون ہالہ کو دو"

اسنے لب بھینچتے انکی بات سنی پھر باہر آکر کھا جانے والی نظروں سے ہالہ کو دیکھ کر فون اسکی جانب بڑھایا۔

اس نے حیران ہوتے ہاتھ بڑھا کر پکڑا۔

اور دوسری جانب کی بات سنتے دوسرے کمرے میں چلی گئ۔

کیا ہوا ہے یار کس کی کال ہے میں تو چکرا گیا ہوں" اسفند ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

بیٹا ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں نیکسٹ مشن کے لیئے تیار ہو جاؤ اینڈ آئی بیٹ اگر تمہارے چودہ" دینا طبق روشن نہ ہوئے تو میرا نام بدل

کیا مطلب "اسفند نے تعجب سے پوچھا اور پھر جو کچھ ضامن نے بتایا اس سے اسکے چودہ کیا چودہ ہزار طبق روشن ہو گئے۔

ہاؤ از بٹ پاسبل یار "اسفند کی پریشان آواز پر وہ صرف تلخ مسکراہٹ ہی دکھا سکا۔

آپکا موبائل "ایک ہاتھ اسکی آنکھوں کے آگے آیا۔ اس نے جھپٹنے والے انداز میں اس" سے موبائل لیا۔ اور جونہی غصیلی نظر اسکی جانب کی تو اسکی بھیگی روئی روئی پلکیں دیکھ کر اسکا میٹر پھر سے گھوم گیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

یہ ڈرامے کس بات کے کر رہی ہو، تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے، یہی گھٹیا مشن لے کر "آئیں تھیں نا اور کتنے چہرے ہیں تمہارے آج وہ سب بھی دکھا دو۔ کس مظلومیت کا رونا رو یا ہے تم نے کے میرے فادر اور باس دونوں کو بے وقوف بنا لیا ہے۔" وہ دانت پیستے ہوئے اسکے مقابل کھڑا اس سے پوری طرح سچ اگلوانے کے موڈ میں تھا۔

میں آپکے منہ نہیں لگنا چاہتی" وہ کسی بھی لڑائی سے بچنے کے لئیے اتنا کہہ کر اندر" کمرے کی جانب مڑنے لگی کہ کلائی ضامن کے ہاتھ میں آ گئی۔

سمجھا کیا ہوا ہے تم نے خود کو۔ میں ایسے لہجے برداشت نہیں کرتا" ضامن نے اسکے بازو" کو جھٹکا دیتے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

مجھے بھی کوئی شوق نہیں آپ جیسے کھڑوس سے تعلق جوڑنے کا۔اور میں کیا ہوں اور" میری اصلیت کیا ہے یہ ابھی کچھ دیر میں آپکو واضح ہو جائے گی۔" وہ غصے سے اپنا بازو چھڑاتی اندر جا کر دروازہ بند کر گئی۔

یہ۔۔۔"ضامن کے پاس تو جیسے الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے۔ کسی لڑکی کی ہمت " نہیں ہوئی تھی کہ اس سے اسطرح بات کرتی۔

ابھی وہ اور اسفند اس حیرانگی سے نہیں نکلے تھے کہ سمیعہ آگئی۔

اور پھر انہوں نے ویسے ہی کیا جیسے اویس عالم نے انہیں حکم دیا تھا

بھینچے ہونٹوں کے ساتھ گاڑی چلاتے وہ انتہائی سنجیدہ حد تک خاموش تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

جیسے ہی وہ اویس عالم کے فلیٹ پر پہنچے اسے اپنے تاثرات صحیح کرنے پڑے۔جو بھی تھا بہر حال وہ اویس عالم کے کسی بھی فیصلے کی سر تابی کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

ایک عجیب سا لگاؤ تھا اسے ان سے۔

فلیٹ میں انٹر ہوتے ہی اسے عاصم ملک اور اویس شاہ کے کچھ اور دوست نظر آئے ساتھ میں مولوي بھی تھا۔

یعنی کہیں اب بچاؤ کی صورت نہیں تھی۔

ہاں تو کیا فیصلہ ہے تمہارا" ہالہ کو لئیے جب اویس عالم دوسرے کمرے میں" گئے تو اپنے پیچھے اسے بھی آنے کا اشارہ کیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"میں نے کبھی بھی آپ کے کسی فیصلے کی مخالفت نہیں کی، مگر کیا میرا یہ جاننا حق نہیں بنتا کہ جو لڑکی میری بیوی بننے والی ہے اسکا انفیکٹ بیک گراؤنڈ کیا ہے۔ وہ لڑکی جو صبح تک ایک قاتلہ کے روپ میں میرے سامنے تھی۔ اچانک اس میں ایسے کون سے سرخاب کے پر نکل آئے کہ آپ اور ڈیڈی اسے میری تحویل میں دینے پر بضد ہیں۔"

الجھے لہجے میں اپنے دل کی بات کہتا وہ انہیں ہمیشہ سے زیادہ بہت پیارا لگا۔ پومک کے ٹریک سوٹ میں اپنی مردانہ وجاہت کے ساتھ وہ اور بھی ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

"یقیناً! یہ سب تمہارا حق ہے۔ کیا تمہارے خیال میں میں ایک لڑکی کی اس انفارمیشن سے مطمئن ہو جاتا جو تم لوگوں نے مجھے پروائڈ کی تھی۔ بیٹا میں تمہارا استاد ہوں۔ سو یہ سمجھ لو کو جو انفو تم لوگوں نے پروائڈ کی وہ اس سب کا ایک چھوٹا سا حصہ تھی جو بعد

میں میں نے اپنے رسورسز سے حاصل کی۔ وہ غلط نہیں تھا جو ہالہ نے تمہیں بتایا۔ مگر جو کچھ مجھے پتہ چلا وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ مگر وہ میں تمہیں ابھی نہیں بتا سکتا، ہمارے پاس ٹائم اتنا نہیں۔ بس یہ سمجھ لو کہ یہ قاتلہ نہیں ہے۔ اور کیا اگر "میں تمہیں اپنی بیٹی سے نکاح کے لئیے کہتا تو کیا تم تب بھی سوچنے کا وقت لیتے؟

آف کورس ناٹ "انکی اتنی بڑی بات کے بعد اب شک کی گنجائش نہیں" تھی کہ ہالہ بہر حال بے قصور ہی ہے۔

"تو پھر یہی سمجھو کہ میں تمہارا نکاح اپنی بیٹی کے ساتھ کروا رہا ہوں۔"

ہالہ جو کہ برقعہ اتار چکی تھی اور نظریں نیچی کیئیے انکی باتیں سن رہی تھی۔ اویس عالم نے اسے محبت سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

ضامن نے ایک نظر اسکی آنسو برساتی نظروں کر کہا۔

مجھے منظور ہے میں مطمئن ضرور ہو گیا ہوں مگر الجھن ابھی بھی برقرار ہے کہ میری ہونے "والی کا بیک گراؤنڈ کیا ہے"

"تصیح کر لو بیوی نہیں ہونے والی منکوحہ؟"

کیا مطلب "اس نے الجھ کر انہیں دیکھا۔"

ابھی صرف نکاح ہو رہا ہے اسکی رخصتی نہیں، رہے گی وہ تمہارے ہی فلیٹ میں لیکن "تمہاری منکوحہ کے روپ میں۔ اتنی آسانی سے میں اپنی پیاری بیٹی کو تمہارے حوالے نہیں کر سکتا جس کے ساتھ صرف نکاح پر ہی جرح ختم نہیں ہو رہی۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

یہ زیادتی ہے سر، ابھی تو گھنٹہ بھی نہیں ہوا آپکو اپنی عزیز ز جان بیٹی سے ملے کہ آپ نے پارٹی بدل لی ہے۔" اس نے انکی طوطا چشمی پر اعتراض کیا۔

انہوں نے ہنستے ہوئے اسے گلے لگایا

انہوں نے ہنستے ہوئے اسے گلے لگایا۔

"اگر تم میرے عزیز ترین دوست کے بیٹے ہو تو ہالہ بھی ہمارے ایک بہت عزیز دوست کی بیٹی ہے اور ہماری ایک بہت دیرینہ خواہش پوری ہو رہی ہے۔ ایسے حالات کا تو سوچا نہیں تھا مگر۔۔" اس کس کندھوں پر ہاتھ جمائے انہوں نے اسے ایک اور حقیقت بتاتے ہوئے مزید الجھایا۔

بیٹا تم ادھر ہی بیٹھو ابھی سمیعہ بیٹی آرہی ہے۔" انہوں نے حیران ضامن کے
کندھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہالہ کو مخاطب کیا اور ضامن کو لیئے باہر چلے گئے۔

کبھی سوچا نہیں تھا کہ تیرے نکاح کا فنکشن میں ٹریک سوٹ میں اٹینڈ کروں گا" اسفند
کے شرارتی انداز پر ہلکی سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر آکر ختم ہوگئی۔

نکاح کے پیپرز پر سائن کرتے ہی نجانے کیسے بہت سا اطمینان اسکے اندر آیا یہ وہ بھی
نہیں جانتا تھا۔

ارے نوشے میاں کہ چہرے پر تو آج مسکراہٹ بھی آئی ہے""شٹ اپ""
اسفند کے چھکنے پر وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ روک سکا اور مصنوعی خفگی سے اسے

Do not copy or distribute without permission of the author

دیکھا۔

سب کے چلے جانے کی بعد اب صرف فلیٹ میں اویس عالم، عاصم ملک، ضامن، اسفند، ہالہ اور سمیعہ رہ گئے تھے جس کے آتے ہی انہوں نے نکاح شروع کیا تھا۔

اسفند جاؤ ہالہ اور سمیعہ کو باہر آنے کا کہو" عاصم صاحب کے کہنے پر وہ اس" کمرے کی جانب بڑھا جہاں وہ دونوں بیٹھی ہوئیں تھیں۔

ہالہ اور سمیعہ جیسے ہی لاؤنج میں آئیں ضامن نے پہلی مرتبہ اسے غور سے دیکھا۔ گندمی صاف رنگت، پانچ فٹ آٹھ انچ قد، نازک سا سراپا، سیدھے گھنے لئیرز میں کٹے بال جس کی کچھ لٹیں اب بھی اسکے چہرے پر تھیں۔ روشن چمکدار اک عزم لئیے آنکھیں جو مقابل پر اٹھیں تو انہیں ایک بار کے بعد دوسری

مرتبہ دیکھنے پر ضرور مجبور کر دیں۔ اس وقت وہ لیمن کلر کی سرٹ میں گرین کلر کا دوپٹہ لئیے اور ساتھ میں بلیک جینز پہنے ہوئے تھی۔ دونوں اتنے غیر معمولی حلیے میں تھے کہ شاید ہی کبھی کوئی دلہن جینز کی پینٹ اور لان کی شرٹ میں اور کوئی دلہا ٹریک سوٹ میں اپنے نکاح کا فنکشن اٹینڈ کر رہا ہو۔

ضامن خود پر حیران تھا کہ وہ کیوں اسکو اتنے غور سے دیکھ رہا ہے۔

صوفے پر عاصم صاحب کے ساتھ بیٹھنے سے پہلے اسکی نظر سامنے اٹھی تو ضامن کو دیکھا جو دائیں ہاتھ کی مٹھی کو ہونٹوں اور تھوڑی پر رکھے بڑی غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ہالہ کا دل زور سے دھڑکا۔ "جب اس کو بتا دیا ہے کہ میں کوئی قاتل واتل نہیں ہوں پھر بھی یہ کھڑوس مجھے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے۔ اسٹوپڈ اس ٹریک سوٹ میں بھی کتنا ڈیشنگ لگ رہا ہے۔" وہ خود سے الجھتی نظریں جھکا کر بیٹھ گئی اور دوبارہ ضامن کو

Do not copy or distribute without permission of the author

دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔

لوگ نکاح کے چھوارے کھاتے ہیں اور ہم تمہارے نکاح کا ناشتہ کھا رہے ہیں۔ بھائی تیرا ہر کام ہی نرالا ہے۔" اسفند ناشتے کے لیئے چیزیں لاتا ہوا بولا۔

شروع کرو بچو" اویس ملک کے کہنے پر سب نے اپنی اپنی پسند کی چیزیں لینا شروع" کیں۔ بریڈ، آملیٹ، جیم، بٹر سب موجود تھا۔

ہالہ نے جیسے ہی جیم لینے کے لیئے بوتل کو پکڑا، ضامن نے بھی اسی لمحے اسفند کی کسی بات پر اسے جواب دیتے ہاتھ بڑھیایا اور بوتل کی جگہ ہالہ کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں آیا۔

گو کہ اس نے ایک دم ہاتھ پیچھے کر لیا اور ہالہ نے بھی خفت زدہ ہوتے ہوئے ہاتھ پیچھے کر ا لي مگر اسفند کو جو کھانسی سٹارٹ ہوئ تو پھر ضامن کا ایک ہاتھ کمر

Do not copy or distribute without permission of the author

پر کھا کر ہی ختم ہوئی۔

ضامن میں جانتا ہوں کہ تم اس سب معاملے کو لے کر بہت کنفیوزڈ ہو سو میں تمہیں کچھ حقیقتیں بتانا چاہتا ہوں" ناشتے کے بعد اویس عالم نے ضامن کی کنفیوژن کو ختم کرنے کا سوچا۔

میں، عاصم اور سرفراز بیسٹ فرینڈز تھے۔ تینوں کا پیشن بھی ایک جیسا تھا۔ سو" ہم تینوں نے سیکرٹ سروسز جوائن کی اور خوش قسمتی سے ہم تینوں سلیکٹ ہو بھی گئے۔ انہی دنوں ہمیں رحمان شاہ کے متعلق کچھ کیسز بھی پتہ چلے جو کہ سرفراز کا سوتیلا بھائی بھی تھا۔ مگر بہت چھوٹے سے انکا ملنا جلنا بند تھا۔ وہ بہت سے ملک دشمن عناصر کے ساتھ بھی کام کرتا تھا۔ ہم تینوں اپنی اپنی جگہ اسکے خلاف ثبوت اکٹھے کر رہے تھے۔ اور وہ سب ثبوت ہم سرفراز کے پاس ہی محفوظ کرواتے تھے۔ نجانے اس شرپسند انسان کو کہاں سے شک ہو گیا سرفراز پر کہ پہلے تو اس نے انکے گھر آنا جانا

Do not copy or distribute without permission of the author

بجال کیا حالانکہ سرفراز اتنے اچھے طریقے سے اس سے ملتا نہیں تھا۔ ہالہ تب بہت چھوٹی تھی شاید چار سال کی۔ ایک دن بھابھی اور سرفراز کسی شادی سے آرہے تھے کہ اس نے راستے میں آئل ٹینکر کو اس طریقے سے کھڑا کروایا کہ دونوں کا تصادم ہوا اور وہ دونوں موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ ہالہ بھی انکے ساتھ تھی مگر اللہ نے اسکی جان بچانی تھی سو سرفراز کا ایک خاص آدمی تھا تنویر جس کو ہمارے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ ہالہ اس رات اسی کے پاس تھی۔ رحمان بھی یہی سمجھتا تھا کہ ہالہ بھی انہی کے ساتھ زندہ نہیں۔ مگر وہی بندہ ہالہ کو ایس او ایس چھوڑ کر گیا اور اب وہ رحمان کے خاص بندوں میں سے ہے۔ کیونکہ وہ سرفراز کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔ گندگی کو ختم کرنے کے لیئے اس میں اترنا پڑتا ہے۔ تنویر نے بھی بہت سال لگا کر اب رحمان کا اعتماد اس حد تک جیت لیا ہے کہ وہ بغیر کچھ سوچے اور دیکھے اسکی ہر بات مانتا ہے۔ جب تم نے مجھے ہالہ کا بتایا اور میں نے اور عاصم نے اسکی انفارمیشن پڑھی تو ہم تبھی جان گئے تھے کہ یہ ہمارے دیرینہ دوست کی بیٹی ہے۔ اسکے پھول کو اب ہم کسی صورت آندھیوں کے حوالے نہیں کر سکتے تھے لہذا مجھے اسکے لیئے تم لوگوں کے فلیٹ سے سیف جگہ کوئی نہیں لگی۔" اویس عالم نے یہ

سب بتاتے روتی ہوئی ہالہ کو دیکھا جس کو اب عاصم ملک اپنے ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔

مجھے تنویر کا پتہ چلا میں نے بہت خفیہ ہالہ کے بارے میں انفارمیشن لیتے ہوئے" طریقے سے اسے کانٹیکٹ کیا تھا۔ اس نے ساری بات ہمیں بتائی اور یہ بھی کہ رحمان نے ہالہ کو اٹھوالیا تھا۔ اسی لئیے کہ ہالہ نے اسکے خلاف جو رپورٹنگ کی تھی۔ وہاں بھی تنویر نے اسے نکلنے میں مدد دی۔ جس رات کو اشتہار بنا کر اسکے ایس ایچ او بیٹے نے ہالہ کے خلاف اخبار میں آج قتل کا کیس چھپوایا ہے۔ انفیکٹ اسنے اپنے ایک کارندے کو غلط نیت سے ہالہ کے کمرے میں بھیجا تھا۔ جس جگہ ہالہ کو اسنے کڈنیپ کروا کر رکھا تھا وہاں کا ہولڈ تنویر کے پاس تھا اسنے ہالہ کو اپنی حفاظت کے لئیے ایک خنجر دیا تھا۔ سو ہالہ نے اسی کے ذریعے اپنی طرف سے اسے زخمی کیا مگر قسمت سے وہ اسکی ایسی وین پہ لگا جسکے ڈیمج ہوتے ہی وہ موقع پر مر گیا اور ہالہ وہاں کی کھڑکی توڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی اور صبح تک تم لوگوں کی گاڑی میں اسنے پناہ لی

Do not copy or distribute without permission of the author

میں چونکہ ایک کیس کے سلسلے میں وزیرستان جارہا ہوں اور کچھ پتہ نہیں کہ کب تک آتا ہوں لہذا میں نے اور عاصم نے طے کیا کہ جانے سے پہلے ہالہ کا کوئی بہتر انتظام کرجاؤں۔ کوئی پتہ نہیں جو لوگ اس حد تک آگے جا سکتے ہیں وہ کل کو تمہارے فلیٹ پر بھی پہنچ سکتے ہیں سو ہمارے پاس کوئی ایسا ویلڈ ثبوت ہو ہالہ کو ان سے بچانے کا کہ دنیا کی کوئی عدالت ہمیں جھٹلا نہ سکے۔بس یہی وجہ تھی اس جلدی کی"

انہوں نے بتاتے ہوئے ہر وہ گرہ کھولی جو ضامن کو الجھائے ہوئے تھی۔ ضامن کو اگر اب یہ سب جاننے کے بعد ہالہ سے محبت نہیں ہوئی تھی تو ناپسندیدگی بھی نہیں رہی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

انکے نکاح سے اگلے دن ہی کال آگئ ایک ضروی آپریشن کی جس کس لئیے انہیں کوئٹہ جانا تھا۔ اسفند تو اسی دن چلا گیا جبکہ ضامن نے اگلے دن جوائن کرنا تھا اور واپسی جب تھی کسی کو کچھ تب نہیں تھا۔ ضامن نے اسی دن ہالہ کے لئیے موبائل خریدا کہ بہر حال اسکے ساتھ کانٹیکٹ کا کوئی سورس ہونا چاہئیے۔ سمیعہ کو اسنے اتنے دن ہالہ کے پاس رہنے کا کہا اسکے علاوہ دو بندوں کو اپنے فلیٹ کی نگرانی پر لگا دیا۔

"یہ میں آپکے لئیے لایا ہوں سم اس میں میں نے ڈال دی ہے اور اپنا اور اسفند کا نمبر بھی فیڈ کر دیا ہے۔" شام میں جب وہ فلیٹ پر آیا تو ہالہ کو لاؤنج میں آنے کا کہا جو اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھنے میں مصروف تھی۔

"بیٹھ جائیں آپکو سسٹم سمجھا دیتا ہوں" اسے بدستور کھڑے دیکھ کر اس نے ٹوکا"

Do not copy or distribute without permission of the author

اور اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"میں نے نہ تو پہلی مرتبہ موبائل دیکھا ہے اور نہ ہی میں اتنی پینڈو ہوں کہ مجھے آئی فون یوز کرنا نا آتا ہو۔" اس نے ضامن کی آفر کو خاطر میں لائے بغیر فون پکڑا اور اسے لاجواب کرتی جانے لگی۔

"اسفند نہیں ہے تو کیا میں بھوک ہڑتال کروں۔" اسنے ہالہ کو جتایا کہ اسنے اسے کچھ نہیں پوچھا تھا۔

"یہ فلیٹ کس نے رینٹ پر لیا ہے" "میں نے" اس نے حیران ہوتے اسکی بات کا جواب دیا" توجب فلیٹ آپکا، کچن آپکا اور فریج بھی آپکا تو جو مرضی بنائیں اور کھائیں، کوئی آپکو یہاں ٹرے میں سجا کر پیش نہیں کرے گا۔" طنزیہ انداز میں اسی کا طعنہ اسے مارتے ہوئے وہ بولی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ہاہاہا! گڈ شوٹ۔۔۔ آپکے منہ سے جھڑنے والے ان پھولوں کی وڈیو بنا کر، وہ بھی اپنے "شوہر کے لیئے ڈیڈی اور سر کو سینڈ کرنی چاہیئے جو آپکو بڑی بی بی بچی سمجھتے ہیں۔

قہقہہ لگاتے ہوئے وہ اسکے مقابل سینے پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوا۔ جان لیوا مسکراہٹ بدستور ہونٹوں پر تھی۔ اس سے پہلے کہ ہالہ کو یہ مسکراہٹ جکڑتی اس نے فوراً نظریں اس پر سے ہٹائیں۔

مائنڈ اٹ ابھی صرف نکاح ہوا ہے، آپ شوہر نہیں بن گئے" اس نے اویس عالم کی بات دھراتے کہا۔ اسے جتا کر وہ کمرے میں چلی گئی۔

سر آپ نے صرف نکاح کر کے اچھا نہیں کیا۔ میری بیوی تو میرے قابو میں ہی نہیں" اسنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا اور کچن میں جا کر اپنے لیئے خود کافی

بنانے لگا۔

رات میں دونوں نے اپنے اپنے کمرے میں کھانا کھایا۔

آدھی رات گزر چکی تھی اور ہالہ کو ابھی تک نیند نہیں آرہی تھی۔ موبائل پر اس نے ضامن کا نمبر ضامن کو ایڈیٹ کرکے کھڑوس ایجنٹ کے نام سے سیو کر لیا پھر نجانے کیا دماغ میں آئی۔

آخر تھی تو مسٹر ایجنٹ کی منکوحہ تو پھر رسکی کیوں نہ ہوتی۔ دبے قدموں ضامن کے روم میں گئی۔ آہستہ سے دروازہ کھولا۔

نائٹ بلب کی روشنی میں اسے سامنے بیڈ پر ضامن لیٹا نظر آیا جو دوسری جانب کروٹ لیئے سو رہا تھا۔ دبے قدموں اس طرف گئی۔

نجانے کتنے دنوں بعد یہ چہرہ دیکھنا پڑے بس دل کے مجبور کرنے پر اس نے سوتے میں ضامن کی پکچرز لینے کا سوچا۔وہ تو نجانے کب سے اس کھڑوس ایجنٹ سے خاموش محبت کر بیٹھی تھی۔

دو تین مختلف اینگلز سے اسکی پکچرز لے کر وہ اسی طرح دبے قدموں واپس جا رہی تھی کہ اپنے پیچھے ابھرنے والی آواز نے اسے فریز کر دیا۔

کسی کی یوں رات کے وقت بغیر پوچھے پکچرز لینا بہت ہی غیر اخلاقی حرکت" ہو چاہے اس بندے سے آپکا نکاح ہی ہوا ہو۔"ہالہ یہ بھول گئ تھی کہ سیکرٹ سروسز والے سوتے میں بھی جاگ رہے ہوتے ہیں۔

وہ شرمندگی کے مارے جیسے ہی آگے بڑھی تو یکدم گھبراہٹ میں اسکا پاؤں

مڑا اور دھڑام سے نیچے گری۔

ضامن ایک جست میں اٹھ کر اسکے پاس آیا۔ اسے بازو سے پکڑ کر اٹھنے میں مدد دی اور بیڈ پر بٹھایا۔

آر یو آل رائٹ" اس نے پریشانی سے اسکے آنسوؤں کو دیکھا۔"

بال پیچھے ہٹاتے اس نے نفی میں جواب دیا جو گرنے کے باعث کیچڑ میں سے نکل آئے تھے۔

ضامن نے جلدی سے لائٹ آن کی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"کہاں چوٹ لگی ہے" اس نے تشویش سے اس سے پوچھا۔ضامن اسکے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"پاؤں میں بہت درد ہو رہا ہے۔مڑ گیا تھا۔آپکو کیا ضرورت تھی مجھے اسطرح ڈرانے کی" اس نے اپنی چوٹ کا بتاتے ہوئے شرمندگی مٹانے کو سارا الزام اسکے سر ڈالا۔

ضامن تو ششدر اسکے الزام کو سن رہا تھا۔پھر یکدم ہنستے ہوئے سر کو نفی میں ہلایا اور اسکے قریب نیچے بیٹھتے اسکے ٹراؤذر کا پائینچہ اوپر کیا۔

اور اسکے پاؤں کا جائزہ لیا۔موچ آ گئی تھی۔

"میں نے نہیں ڈرایا چوری کی سزا ملی ہے۔" اس نے مسکراہٹ دباتے ہالہ کو دیکھتے

Do not copy or distribute without permission of the author

ہوئے کہا۔

جی نہیں ایسے کوئی شہزادہ گلفام نہیں آپ وہ تو میں اسکے کیمرے کا رزلٹ چیک کر رہی تھی" جتنا وہ خود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اتنا ہی عیاں ہو رہی تھی۔

یعنی مجھ سے زیادہ حسین منظر آپکو نظر نہیں آیا جس کو آپ کیپچر کرتیں" ضامن کی بات نے اسکی بولتی بند کی۔

آ آ۔۔۔ کیا آپ باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں مجھے بہت درد ہو رہا ہے" ضامن کو جھڑکیاں دینے کی ہمت اسکی جی دار منکوحہ ہی کر سکتی تھی۔

اس نے یکدم اسکے پاؤں کو ایک جھٹکا دیا۔ اس سے پہلے کے ہالہ کی چیخ بلند ہوتی ضامن نے ایک ہاتھ پھرتی سے اسکے منہ پر جمایا۔ ہالہ نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے

Do not copy or distribute without permission of the author

اسے دیکھا نجبا نے کیا تھا اسکی آنکھوں میں کے ہالہ کی پلکیں لرزیں اور اس نے نظریں جھکا لیں۔

آئی ایم سوری" ضامن کی سرگوشی نما آواز نے اسکا دل دھڑکا دیا۔"

ضامن نے اسکے منہ سے ہاتھ پٹایا۔ اور نجبا نے کیا ہوا کہ اسکے ہاتھ سے موبائل لے کر کیمرہ نکالا ایک بازو ہالہ کے گرد پھیلایا۔ ہالہ نے حیرت سے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔
ضامن نے دوسرے ہاتھ میں موبائل لے کر اسکا فرنٹ کیمرہ آن کیا اور بولا" ایسے لیتے ہیں پکچر" اس نے ہالہ کی حیرت زدہ نظروں میں دیکھا مسکرایا اور اسکے ماتھے پر بوسہ لیا اور ساتھ ہی کلک کا بٹن دبایا۔

اس سے پہلے کے رات کا سحر اسے اپنی لپیٹ میں لیتا پیچھے ہوتے ضامن نے خود کو سنبھالا۔

میں آپکے لئیے پین کلر اور دودھ لاتا ہوں" کہتے ساتھ ہی موبائل اسکے پاس رکھا اور باہر" نکل گیا۔

ہالہ سے دھڑکنیں قابو کرنا مشکل ہو گیا۔

کچھ دیر بعد اسے پین کلر اور دودھ دے کر اپنے ہی کمرے میں سونے کی تاکید کر کے دوسرے کمرے میں سونے چلا گیا۔

اسکے پلو پر لیٹتے اور اسکے کمفرٹر کو خود پر لے کر اسکی خوشبو محسوس کرنا یہ سب اتنے خوش کن احساس تھے کہ اسے کس وقت نیند نے اپنی آغوش میں لیا وہ نہیں جانتی تھی۔ جبکہ دوسری جانب ضامن کو تو لگ رہا تھا کہ آج کی رات نیند ہی نہیں آنی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

بہت مشکل سے اس نے کچھ دیر کے ل ئیے سونے کی کوشش کی۔

صبح آٹھ بجے ضامن کی آنکھ کھلی۔ دس بجے کی اسکی فلائٹ تھی۔ وہ جلدی سے اٹھا۔ فریش ہو کر کچن میں آیا۔

یہ ہالہ کے انکے فلیٹ میں آنے کا بعد پہلی صبح تھی کہ وہ خود ناشتہ بنا رہا تھا۔

جلدی جلدی اس نے اپنے اور ہالہ کے لئیے ناشتہ بنایا۔ اپنی رات والی بے اختیاری پر وہ خود بھی حیران تھا۔ یہ کیسا رشتہ تھا کہ وہ جو لڑکیوں سے الرجک تھا اب ایک لڑکی کے آگے اپنے دل کو جھکنے سے روک نہیں پا رہا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ناشتہ بنا کر وہ اپنے روم میں گیا۔ ہالہ مزے سے سو رہی تھی۔ اسے سوتے دیکھ کر بے اختیار ایک مسکراتٹ اسکے چہرے پر آئی۔

بہت آہستہ سے وہ اسکے قریب گیا۔

اٹس رئیلی ڈیفیکلٹ ٹو لیو یو ناؤ۔" وہی احساس اور بے اختیاری جو رات سے اسے اپنی" لپیٹ میں لیئے ہوئی تھی وہ اسے اس سوئے ہوئے وجود کی طرف کھینچ کر کچھ گستاخیاں کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔

اس نے خود پر کنٹرول کرتے، اپنا موبائل نکالا اور اس خوابیدہ وجود کی کچھ یادیں اپنے موبائل میں محفوظ کیں۔ اور پھر جھک کر اسکے سر پر بوسہ دیا۔

گیٹ اپ مائی لیڈی" بہت آہستہ سے کہہ کر اسکو کندھے سے ہلایا جیسے ہی وہ"

Do not copy or distribute without permission of the author

اس نے آنکھیں کھولیں وہ پیچھے ہوا۔

"اٹھ جاؤ یار، میری دس بجے فلائٹ ہے۔

ہالہ جھجکتے ہوئے اٹھ کر بیٹھی۔

کین آئی سی یور فٹ ؟"ضامن نے کمفرٹر ہٹانے سے پہلے اس سے اجازت" لی۔

ہالہ نے خود ہی پاؤں باہر نکالا۔

ضامن نے اچھے سے چیک کیا بس سویلنگ رہ گئی تھی۔

آپ پہلے فریش ہو کر بریک فاسٹ کرو پھر جانے سے پہلے میں مساج" کر دوں گا۔" یہ کہتے ساتھ ہی اسے ایک لمحے کا بھی کچھ سوچنے کا موقع دیئے بغیر ضامن نے جھک کر اسے بازوؤں میں اٹھایا اور واش روم کی جانب بڑھا۔

حالہ تو نہ صرف ششدر رہ گئی بلکہ اسکی قربت سے اسکی کیا حالت تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔

میں چل لیتی" اسکی گردن کے گرد بازو باندھے اسکی شرٹ کے بٹنز کو دیکھتے وہ" جس گھبراہٹ اور خفت سے بولی یہ وہی جانتی تھی۔ ضامن کے ہونٹوں پر اسکی یہ حرکت مسکراہٹ لے آئی۔

میرے پاس یہ چند منٹس ہی ہیں آپکی تیمارداری کے لیئے، پھر پتہ نہیں ہم کب"

Do not copy or distribute without permission of the author

ملتے ہیں، ملتے بھی ہیں یا نہیں۔۔" اسے واش روم کے دروازے پر اتارتے اس نے اپنی جان لیوا مسکراہٹ میں اسے جکڑا۔ دروازے کی چوکھٹ پر رکھا ہالہ کا ہاتھ لرزا۔ ابھی ابھی تو انہوں نے محبت کرنا سیکھا تھا ابھی تو اس رشتے کی ڈور کے کناروں پر وہ کھڑے تھے۔ ابھی سے جدائی کا خوف۔۔ہالہ خاموشی سے لنگڑاتی ہوئی اندر بڑھی۔

منہ ہاتھ دھو کر جیسے ہی وہ باہر آئی ضامن نے دوبارہ اسے اٹھایا اور بیڈ پر بٹھا کر ناشتہ رکھا ساتھ خود بھی تیار ہونے لگا۔

ہالہ اداسی سے اس مکمل ماحول کو دیکھ رہی تھی۔ کتنا خوبصورت احساس تھا کہ وہ ضامن کے روم میں ہے پورے استحقاق کے ساتھ اسے اپنے آس پاس چلتا دیکھ رہی ہے۔ شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر بالوں میں برش کرتے ضامن نے شرارتی مسکراہٹ سے اسے ایک ٹک خود کو تکتے دیکھا۔

مسز ناشتہ بھی کیا میرے ہاتھوں سے کرنا ہے۔۔ آئی کین سی یو ان دا مسرر۔۔ مجھے آج" مسٹ اپنے مشن کے لئیے نکلنا ہے۔ سو میں ابھی جب تک یہاں ہوں مجھے ایسے دیکھنے سے پرہیز کریں یہ نہ ہو کہ اپنے مشن پر جانے کا ارادہ کینسل کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے ڈیڈی اور سسر کو کال کر کے یہ کہنا پڑے کے آپکی چہیتی کی رخصتی آج ہی اس روم سے اس روم میں ہو گئی ہے۔"ضامن کے اتنے بولڈ انداز نے اسکے ہاتھوں کے طوطے اڑا دیئے تھے۔

ضامن مسلسل اپنی نظروں کا فوکس اس پر رکھے ہوئے ریڈی ہو کر اسکے سامنے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

اب آپ بھی مجھے دیکھنا بند کریں نہیں تو یہ نہ ہو کہ اویس انکل کو میں کال کر کے"

"کہوں کے آپکا معصوم سیکرٹ ایجنٹ آپکی شریف سی بیٹی کو تنہا سمجھ کر لائن مار رہا ہے۔

کمر ضامن کے بیڈ سے ٹکائے نیچے دیکھتے ہوئے وہ بڑی ادا سے بولی۔

ہاہاہا! اسی لئے میں نے ان دونوں میں سے کسی کا نمبر اس میں سیو نہیں کیا ہوا۔" اس" نے ہالہ کے چڑاتے ہوئے قہقہہ لگایا۔

"یہ فاؤل ہے انکا بھی نمبر ایڈ کریں"

سوری ڈئیر" اس نے اسے مزید چڑاتے گھڑی دیکھی اسی لمحے فلیٹ کا مین ڈور" کھلنے کی آواز آئی اور کچھ دیر بعد سمیعہ اندر آئی مگر ہالہ اور ضامن کو ضامن ہی کے بیڈ روم میں دیکھ کر حیرت سے اسکا منہ کھل گیا۔

منہ بند کر لو اب، ہالہ کے پاؤں میں موچ آگئی ہے دھیان رکھنا۔ اس ٹیوب کا" مساج کر دینا۔ کوئی گڑبڑ لگے تو مجھے فوراّ "انفارم کرنا۔ میں اب نکلوں" سمیعہ کو ہدایت دیتا

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ اپنا بیگ اٹھا کر ہالہ کی جانب مڑا اور اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔

ہالہ نے آہستگی سے تھاما ضامن نے ہلکا سا دباتے چھوڑا خدا حافظ کہا اور نکل گیا۔
جبکہ سمیعہ پریشانی سے اسکے پاؤں کا جائزہ لے رہی تھی۔

رات میں وہ دونوں ضامن اور اسفند کے ہی روم میں سونے کے لئیے لیٹی تھیں۔ سمیعہ کو بہت خوشی ہوئی تھی ان دونوں کے خوشگوار تعلقات کا سن کر۔

سمیعہ سو چکی تھی جبکہ ہالہ کو کل رات کا ایک ایک منظر یاد آرہا تھا۔

اس نے موبائل اٹھائی اور وہی پکچر نکالی جس میں ضامن اسکے ماتھے پر بوسہ دے رہا تھا۔ نجانے صبح سے اب تک وہ کتنی مرتبہ یہ تصویر دیکھ چکی تھی مگر دل ہی نہیں بھر رہا تھا۔

ابھی وہ ضامن کے خیالوں میں کھوئی تھی کہ واٹس ایپ پہ کھڑوس ایجنٹ کا میسج آیا جس میں کسی سونگ کی اٹیچمنٹ تھی۔ ہالہ نے سمیعہ کی پاس پڑی ہینڈ فری اپنے موبائل میں لگائی۔

Phillip Laure

کی آواز نے سحر سا کھینچا

Faster than a shooting star

Baby you stole my heart

I never want it back

I never thought it'd be like this

believing in us

can feel so dangerous

classic urdu material

when you're lost lost lost in love

you never wanna find your way out

when you're lost lost lost in love

you never want to be

you never want to be found

I feel so strange because of you

Do not copy or distribute without permission of the author

I have everything to lose

I wouldn't have it any other way

If this turns out to be a dream

Please don't wake me

I don't want to leave this place

what a lovely mystery

all the ways two hearts can meet

we were made to collide

you and i, you and i are lost

baby we're lost

what a lovely mystery

come on get lost with me

what a lovely mystery

come on get lost with me

get lost with me...

get lost with me...

get lost with me...

گانا سننے کے دوران ہی ایک ایک پکچر میسج آیا۔

جس میں ہالہ کی سوتے ہوئے کی پکچر تھی اور اس پہ ضامن نے کیپشن لکھی تھی "مائی سلیپنگ بیوٹی کوئین" اس نے حیرت سے وہ تصویر دیکھتے ضامن کو میسج کیا۔

یہ آپ نے کب لی، مجھے چور کہا تھا اب یہ کیا ہے" ساتھ ایک غصے والا اموجی بھی" بھیجا۔

ضامن کالافنگ اموجی آیا۔

جب میری منکوحہ ہو کر آپ پہ میرا رنگ چڑھ سکتا ہے اور آپ رات " کی تاریکی میں رسک لے کر میری تصویر لے سکتی ہیں تو ایک چور کا شوہر ہو کر میں دن کے اجالے میں یہ چوری کیوں نہیں کر سکتا

Do not copy or distribute without permission of the author

میں کہاں سے چور ہوں" اس نے حیرت والا اموجی میسج کے ساتھ بھیجا۔ "آپ" " لی بلکہ Baby you stole my heart نے نہ صرف میری تصویر چوری سے

۔ اسکے اس اظہار پر اسے اپنے گال دہکتے ہوئے محسوس ہوئے

کین آئی کال یو" اسکے یہ جان لیوا انداز ہالہ کو اسکے عشق میں مبتلا کر رہے تھے۔

نو یو آر میکنگ می نروس" ہالہ کے اتنے کیوٹ انداز پہ ضامن بے ساختہ " مسکرایا۔

آر یو بلشنگ۔۔۔ وانا سی یو مسز ڈونٹ وانا مس دس چانس" ضامن کے میسج کے" ساتھ ڈھیر سارے کسنگ اور ہارٹس والے اموجی آئے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ہالہ نے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کیں۔ یہ اسکی زندگی میں پہلا رشتہ تھا جس کی محبت کو وہ پورے مان کے ساتھ محسوس کر رہی تھی۔ اور یہ رشتہ اسکے لئیے بہت قیمتی تھا۔

اچانک آنسو اسکی آنکھوں سے رواں ہوئے اسکی محروم زندگی میں اللہ نے اچانک ضامن کی محبت دے کر سب محرومیاں جیسے ختم کر دیں تھیں۔

مسز؟؟؟؟" کچھ دیر تک جب ہالہ کا میسج نہیں آیا تو ضامن نے تشویش سے میسج کیا۔"

ہالہ نے اپنے آنسو صاف کرکے جواب ٹائپ کیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

میں نے سمیعہ سے آپکے باس کا نمبر لے لیا ہے ابھی انکو کال کر کے بتاتی ہوں آپکا"
سعادت مند آفیسر اپنے مشن کی فکر چھوڑ کر رات کے اس وقت ایک
"خوبصورت لڑکی کو تنگ کر رہا ہے۔

اسکے ریپلائی پر وہ بمشکل اپنا قہقہہ روک پایا۔ اللہ نے واقعی میاں بیوی کا رشتہ کتنا
خوبصورت بنایا ہے کہ سارے دن کی تھکن اور سٹریس لے کر جب آدمی اپنی بیوی
کے پاس آتا ہے تو وہ اسکی سب تھکن اپنی محبت میں سمیٹ لیتی ہے۔

آج کا اتنا ٹف دن گزار کر اس وقت دور بیٹھی ہالہ نے جیسے اسکی ساری تھکن اپنی
باتوں سے سمیٹ لی تھی۔

وہ خوبصورت لڑکی میری بیوی ہوتی ہے، سوسر کو میرے اس وقت آپکو تنگ"
"کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا

Do not copy or distribute without permission of the author

تصحیح کرلیں، بیوی نہیں منکوحہ" ہالہ نے اسے جتاتے ہوئے پھر سے چڑایا۔"

ہنی انشااللہ واپس آکر سب سے پہلے آپکی رخصتی ہی کروانی ہے۔ تاکہ پھر ہمارے" درمیان دن اور رات کی کوئی قید نہ آسکے۔ ناؤ ہیو سویٹ ڈریمز آف یور کھڑوس "ایجنٹ

آخری جملہ پڑھ کروہ شرم سے پانی پانی ہوگئی۔ نجانے جانے سے پہلے کب ضامن نے اسکا سیل چیک کرلیا تھا۔ اف سیکرٹ ایجنٹ کی بیوی ہونا بھی خطرے سے خالی نہیں کچھ چھپا نہیں رہتا اس نے خفت سے مسکراتے ہوئے سوچا۔ اور ضامن کو گڈنائٹ کہہ کر سونے کے لئیے لیٹ گئی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

بہت دنوں سے نہ تو ضامن کا کوئی فون آیا تھا اور نہ ہی میسج۔

صرف اسفند نے میسج کر کے اتنا بتا دیا تھا کہ کچھ دہشتگردوں کے ایریاز کو ٹریس آئٹ کر لیا ہے سو انہی پر آج کل وہ تیزی سے کام کر رہے ہیں۔

اور ضامن تو اپنے کام کے سلسلے میں اتنا جنونی ہو جاتا ہے کہ اسے تو اپنی بھی ہوش نہیں ہوتی۔ ضامن کے بارے میں مختلف باتیں اسے سمیعہ سے پتہ چلتی تھیں۔

جیسا کہ اسکی فیملی میں اسکے ڈیڈی کے علاوہ ممی تھیں، ایک بھائی اور ایک چھوٹی بہن۔ بھائی پڑھائی کے سلسے میں باہر ہوتا ہے جبکہ بہن ڈاکٹر بن رہی ہے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

عاصم ملک جو کہ اب اسکے سسر بھی تھے روزانہ اسے کال کرتے، اسکے علاوہ ضامن کی مدر اور بہن سے بھی اسکی اب بات چیت ہوتی رہتی تھی وہ تو اس سے ملنے کو بے چین تھیں۔

یار اتنے دنوں سے تم یہاں بند ہو، آؤ آج میں تمہیں باہر لے کر چلتی ہوں۔"سمیعہ اور وہ" شام میں چائے پی رہیں تھیں۔

نجانے سمیعہ کو کیا سوجھی۔ کہ اس نے جھٹ پٹ باہر نکلنے کا پلین بنا لیا۔

"نہیں یار میں کیسے نکل سکتی ہوں"

ایسے ڈئیر کہ میرے پاس جر باب اور نقاب دونوں ہیں تو تم وہ کیری کرو گی۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

اسکے علاوہ اسفند کے کچھ خاص بندے ہیں انکو میں کال کر کے کہتی ہوں وہ ہمیں فالو کریں گے۔ اور یہ بندی موذر سے لے کر گرنیڈ سب چلا لیتی ہے۔ میں ویسے آئٹی ممیں ہوں مگر ٹریننگ میں نے سب لی ہوئی ہے۔ اور کچھ مشنز میں تمہارے میاں کو اسسٹ بھی کر چکی ہوں۔" ہالہ تو حیرت سے منہ کھولے اس دھان پان سی سمیعہ کو دیکھ رہی تھی۔

چلو اب حیران بعد میں ہونا پہلے تیار ہو جاؤ۔" اس نے ہالہ کو اٹھاتے ہوئے " کہا۔ اور خود کسی کو کال کرنے چل پڑی۔

ئے تھیں۔ وہ دونوں نقاب اور جرباب پہنے ہو

ہالہ تو اتنے دنوں بعد باہر کی دنیا دیکھ رہی تھی۔ حالانکہ وہ نقاب میں تھی پھر بھی پریشان تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

کسی مشہور بوتیک کے آگے سمیعہ نے گاڑی روکی۔ اندر جا کر وہ ہالہ کے لیئے کپڑے سلیکٹ کرنے لگی۔

"تم میرے لیئے کیوں لے رہی ہو، میرے پاس پیسے نہیں ہیں"

وہ جو ایک عدد تمہارا شوہر ہوتا ہے نہ اس نے مجھے تمہاری شاپنگ کے لیئے جانے سے پہلے پیسے دیئے تھے۔ تمہارے اتنے امیر شوہر کے ہوتے ہوئے میرا تم پہ اپنے پیسے ضائع کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔"

سمیعہ کے اس انداز پر ہنسنے کے علاوہ نجانے کہاں سے ڈھیروں آنسو بھی اسکی آنکھوں میں سمٹ آئے۔ یہ احساس ہی اسکے لیئے اتنا خوش کن تھا کہ اسکا کوئی رشتہ اب ایسا ہے جو اس کی فکر کرنے والا ہے، اسکی ضرورتوں کو

Do not copy or distribute without permission of the author

سوچنے والا ہے۔اب اسے پیسے کمانے کی فکر میں اور اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئیے در در کی ٹھوکریں رہیں کھانا پڑیں گی۔

جس وقت انکا پروگرام بنا ہالہ اتنی جلدی میں نکلی کے اسے اپنا موبائل رکھنا یاد نہیں رہا۔

بہت دنوں کے بعد ضامن آج شام تھوڑا فری تھا سب سے پہلا خیال اسے ہالہ کو کال کرنے کا آیا۔ایک دو مرتبہ جب اس نے کال کی اور ہالہ نے نہیں اٹھائی تو اسکی پریشانی بڑھنا شروع ہو گئی۔اب تو اس کے ساتھ دل کا رشتہ جڑ چکا تھا تو پریشانی کیوں کر نہ ہوتی۔

اب اس نے سمیعہ کو کال کی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ دونوں شاپنگ کر کے اب واپسی کے راستے پر تھیں۔ اسفند کے دو خاص بندے سول ڈریس میں سارا ٹائم انکے ساتھ رہے تھے۔

لو جی آگیا تمہارے میاں کا فون، اب میری شامت آجانی ہے، تمہارا موبائل" کہاں ہے "سمیعہ نے اسے بتاتے موبائل کا پوچھا۔

"وہ تو لاؤنج میں ہی پڑا رہ گیا۔ مجھے یاد ہی نہیں رہا اٹھانا۔"

بس ہو گئ اب ہماری آؤٹنگ پوری "ضامن سے ملنی والی متوقع ڈانٹ کا سوچتے" اس نے موبائل پہ ضامن کی کال کو یس کیا۔

"کہاں ہو تم اور یہ ہالہ کہاں ہے فون کیوں اٹینڈ نہیں کر رہی۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن کی پریشان آواز آئی۔

"وہ ایسا ہے کہ میں ہالہ کو تھوڑی دیر آئٹنگ کے لئے لائی تھی۔"

سمیعہ نے ہمت کرکے سچ بتایا۔

ہیو یو گون میڈ "ضامن اسکی بات پہ دھاڑا۔"

یار اسے پوری طرح نقاب میں لے کر آئی ہوں ڈونٹ یو وری، اسفند کے دو
"بندے بھی ہمیں فالو کررہے ہیں

تو اتنی تمہیں اور ہالہ کو کیا مصیبت تھی اتنے پروٹوکول کے ساتھ باہر نکلنے کا رسک لینے کی، اسی"

Do not copy or distribute without permission of the author

" لئیے کیا میں اسے تمہارے پاس چھوڑ کر گیا تھا

ضامن نے اچھی طرح اسکی کلاس لی۔

توبہ ہے ضامن تم تو پکے عاشق بن گئے ہو۔ وہ بچاری آخر اس "
"چار دیواری میں رہ کر تنگ پڑھ گئ ہے۔ انسان ہے وہ

وہ چار دیواری اسکے لئیے بہت امپورٹنٹ ہے۔اور خبردار جو دوبارہ یہ بے وقوفی کی۔"
"گھر پہنچ کر میری ہالہ سے سکائیپ پر بات کرواؤ

یس باس" اس نے شکر کرتے فون بند کیا۔"

لو جی میں نے تو ڈانٹ سن لی اب تم تیار ہو جاؤ" اس نے ہالہ کو ڈرایا۔"

فلیٹ پر پہنچتے ساتھ ہی سمیعہ نے سکائیپ پر ضامن کو وڈیو کال ملائی۔

وہ دونوں ضامن کے روم میں ہی بیڈ پر بیٹھی تھیں۔

کال پک ہوتے ہی ضامن کا چہرہ نظر آتے ہی ہالہ کو لگا ہر منظر روشن ہو گیا ہے۔ ہلکی سی شیو میں بلیک ٹی شرٹ اور ٹرائزر میں اپنے کیزول حلیے میں بھی ہالہ کو بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

ہالہ کہاں ہے" سمیعہ کا چہرہ سکرین پر ابھرتے ہی اس نے پوچھا۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

"اف ضامن کتنے بے مروت ہو بیوی کی پڑی ہے، صحیح کہتے ہیں بھابھیاں آتے ہی بھائی بہنوں سے بدل جاتے ہیں"سمیعہ کے دہائی دینے پر ہالہ اور ضامن دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ ابھری۔

"بک بک نہیں کرو، ہالہ کو بلاؤ، آئی وانا سی ہر"ضامن نے اپنا لہجہ غصیلا بناتے ہوئے کہا

"مجھے کیا انعام ملے گا تمہاری بیوی کی منہ دکھائی کا"سمیعہ اسے تنگ کرنے پر بضد تھی۔

"اسفند اسے فون کر کے کسی کام پہ لگا۔"اس نے زچ ہو کر ساتھ بیٹھے اسفند کو کہا

"ہاہاہا! ضامن تم کتنے کیوٹ لگ رہے ہو اس عاشقوں والے گیٹ اپ میں"سمیعہ

Do not copy or distribute without permission of the author

کو آج پہلی مرتبہ اسکے ریکارڈ لگانے کا موقع ملا تھا وہ کیسے مس کرتی۔

ابھی وہ ہنس ہنس کے بے حال ہو رہی تھی کہ اسفند کی موبائل پر کال آگئی۔

کاش تم اتنی ہی سعادت مندی کا مظاہرہ میرے لیئے بھی کر لیا کرو۔" اس نے" فون کان سے لگاتے ہی اسفند کو لتاڑا۔ اور اٹھ کر باہر چلی گئی۔

ہالہ" وہ جو سمیعہ کو جاتا دیکھ رہی تھی۔ ضامن کی آواز پر لیپ ٹاپ کی سکرین کی" جانب دیکھا۔ جہاں ابھی بھی ہالہ منظر سے آؤٹ تھی۔

اس نے لیپ ٹاپ کا رخ اپنی جانب کیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اسلام علیکم "ہالہ کی تصویر آتے ہی اسفند اسکے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا" سکا۔ سکائی بلیو پرنٹڈ شرٹ اور دوپٹہ کندھوں پر لیئے آدھے کھلے آدھے بند بالوں میں وہ سید ھا ضامن کے دل میں اتر رہی تھی۔

ضامن!" وہ اسکی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔"

آپ ٹھیک ہو نہ "ہالہ اسکی اتنی فکر اور محبت پر یکدم رو پڑی۔"

واٹ ہیپنڈ یار، ٹھیک ہو نہ، ہالہ پلیز مجھے پریشان نہیں کرو" وہ اسکے رونے سے تڑپ" اٹھا۔

میں ٹھیک ہوں، آ۔۔ آپ کیسے ہیں" اس نے اپنے آنسو صاف کر کے بدقت" نظریں جھکا کر کہا اور ضامن کی نظریں اسکے علاوہ کہیں اور دیکھنے سے انکاری تھیں۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ٹھیک ہوں روئیں کیوں" ضامن کی نظریں اب تک اسکی بھیگی پلکوں میں اٹکی ہوئی" تھیں۔

ہالہ نے نفی میں سر ہلاتے جواب دیا۔ ایک مرتبہ پھر آنسوؤں کا گولہ اسکے حلق میں اٹکا۔

اسکے اپنی طرف نہ دیکھنے اور سنجیدہ چہرے نے اسکی ؤں ہالہ ایسے پریشان کرو گی ۔" پریشانی بڑھائی۔ ا تو کیا میں ابھی فلائٹ پکڑ کے آؤں

کچھ نہیں بس ویسے ہی" اس نے بمشکل آنسوؤں کو پیچھے دھکیل کر یہ الفاظ ادا کئے۔"

آر یو شیور" ضامن نے بے یقینی سے پوچھا۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اوکے دین لک ایٹ دا سکرین" ضامن نے اسے اپنی پکچر کی طرف دیکھنے کو" کہا۔

حالہ نے بمشکل اسکرین پر نگاہ ڈالی جہاں اسکی جگہ جگہ کرتی نظریں اسی کو دیکھ رہیں تھیں۔

ضامن نے کچھ ٹائپ کرکے اسے سکائپ پر میسج کیا۔

حالہ نے جیسے ہی میسج اوپن کیا تو کس والا ایموجی دیکھ کر وہ بلش کر گئی۔ ضامن دائیں ہاتھ کی مٹھی ہونٹوں پر رکھے مسکراتی نظروں سے اسکے ایکسپریشنز دیکھ رہا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

آئی وش آئی کڈ بی دیر" اسے بلش کرتے دیکھ کر ضامن نے جزبوں سے چور آواز میں کہا۔

میں کال کاٹ رہی ہوں آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔" ہالہ نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ضامن نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا۔

یہ توالزام ہے میں تواتنی دور بیٹھا ہوں" ضامن نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔" اسکی بات کا مفہوم سمجھتے ہی ہالہ نے اسے غصے سے گھورا۔

اور ساتھ ہی کال کاٹ دی۔

سیکنڈ بعد ہی اسکے موبائل کے بجنے کی آواز لاؤنج سے آئی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ہالہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال پک کی۔

ہیلو" اس کی خفگی بھری آواز فون پر ابھری تو ضامن کے چہرے پر"
مسکراہٹ آئی۔

"کل جب آپکے پاس ہوں گا تو پھر کہاں چھپیں گی۔"

رئیلی" ضامن کی بات سمجھتے وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سمیت بولی۔"

"جی کل رات میں اور اسفند واپس آرہے ہیں"

Do not copy or distribute without permission of the author

"گریٹ"

ہالہ "ضامن کی پکار نے اسکا دل دھڑکایا۔"

آپ روئی کیوں تھیں "اسکے آنسوؤں نے ابھی تک اسے پریشان کیا ہوا تھا۔ وہ کیسے" بتاتی کے اپنی محروم زندگی میں ضامن کی محبت اس کے لئیے بہت قیمتی ہے۔

پھر سے آنسو اسکی آنکھوں میں سمٹے۔

آئم میسنگ یو "اس کی بھیگی آواز کے اس مختصر سے اظہار کو ضامن نے پوری" شدت سے محسوس کیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

میسنگ یو ٹو سوئیٹ ہارٹ، ڈونٹ وری آئل بی دیر ٹو مورو، جسٹ ون نائٹ ہیز لیفٹ""

ضامن کی محبت کو اسکے لیئے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

خدا حافظ کہہ کر اس نے فون بند کیا۔ مگر کبھی کبھی قسمت ویسا نہیں کرتی جیسا ہم سوچتے ہیں۔

اگلے دن وہ دونوں کچن میں مختلف ڈشز بنا رہیں تھیں ضامن اور اسفند کے لیئے جنہوں نے رات میں آنا تھا۔

"سمیعہ اگزیٹ ٹائم کیا بتایا تھا اسفند بھائی نے پہنچنے کا۔"

"یار دس بجے کہ کہا تھا۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

سمیعہ نے مصروف سے انداز میں چکن کڑاہی بناتے ہوئے کہا۔

ہالہ نے لاؤنج میں لگی گھڑی دیکھی جس پر ابھی فقط پانچ بجے ہوئے تھے۔

اف ابھی پانچ گھنٹے بعد میں آپکو دیکھ پاؤں گی"۔یہ سوچتے ہوئے وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ " پانچ سیکنڈ بعد ہی وہ اتنی تکلیف دہ خبر سنے گی۔

سمیعہ کے موبائل پر کال آئی۔اس نے ایک ہاتھ سے ہنڈیا میں چمچ چلاتے دوسرے ہاتھ سے کال پک کی۔

ہیلو" اسکے ہیلو کہتے ہی جو خبر اس نے سنائی اس نے اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین" کھینچ لی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

کیا بکواس کر رہے ہو تم، منہ توڑ دوں گی میں تمہارا" غصے اور تکلیف کے ملے جلے احساسات سمیت وہ چلا اٹھی۔

ہالہ جو کہ فریج میں دودھ رکھ رہی تھی۔ سمیعہ کی غصیلی آواز سن کر وہیں سن ہو گئ۔

"کب ہوا یہ، کہاں ہیں وہ دونوں او کے میں آ رہی ہوں"

سمیعہ کی بھیگی آواز نے اسے جو کچھ باور کروایا تھا وہ سننا نہیں چاہتی تھی۔

سمیعہ فون بند کر کے اسکی طرف پلٹی جو فریج کے ساتھ شاکڈ کھڑی اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

سمیعہ اسی کی جانب بڑھی۔

پلیز سمیعہ، ضامن کے بارے میں کوئی۔۔۔۔"نفی میں سر ہلاتے اس نے سمیعہ" کے آنسوؤں سے تر چہرے کو خوف سے دیکھتے ہوئے کہا اور دونوں ہاتھوں میں چہرہ لیئے وہیں بیٹھتی چلی گئی۔ وہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی جو ہوگیا تھا۔

ہالہ وہ دونوں آئی سی یو میں ہیں، ان کی گاڑی پر آج کسی نے فائرنگ کی تھی۔ اسلام آباد" شفٹ کیا ہے انہیں۔ میں ارجنٹ ٹکٹس کروا رہی ہوں ہم ابھی نکل رہے ہیں۔ اس وقت "انہیں ہماری دعا کی ضرورت ہے آنسوؤں کی نہیں۔ اٹھو اور اپنی چیزیں پیک کرو۔

سمیعہ نے خود کو کمپوز کر کے اسے تسلی دی ساتھ ہی کسی کو دو پلین کی ٹکٹس کا کہا۔

اگلے ڈھاؤ گھنٹے بعد وہ پنڈی سم ایم ایچ میں تھیں۔ جہاں ان دونوں کی فیملیز موجود تھیں۔

ہالہ نقاب میں ہی تھی۔ سمیعہ اسکا ہاتھ تھامے ہوئے تھی۔

ہالہ سوائے عاصم ملک کے اور کسی کو بائے فیس نہیں جانتی تھی۔

وہ سید ھا انکے پاس گئ انہوں نے بڑھ کر اسکو اپنے ساتھ لگایا۔ کتنی محبت سے انہوں نے اسے ضامن کے نکاح میں دیا تھا۔ کل ہی ابھی ضامن نے ان سے ریکوئیسٹ کی تھی کہ لاہور جاتے ہی وہ جلد ہالہ کی رخصتی کروائیں۔

ہالہ کے لئیے اسکے لہجے میں چھپی محبت کا سن کر وہ کتنے خوش ہوئے تھے اور آج۔

کتنی خواہش تھی میری کے میں جلد از جلد تم سے ملوں مگر کیا پتہ تھا کہ ایسے"
"حالات میں ملنا پڑھے گا۔

ہالہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ضامن کی ممی نے اسکا رخ اپنی طرف کر کے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

ضامن کی بہن بھی اسکے گلے لگ کر بے اختیار رو پڑی۔

اور ہالہ وہ تو اب تک بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔ پھر وہ اسفند کے گھر والوں سے ملی۔

ضامن کے سر پر چوٹیں آئی ہیں جس کی وجہ سے کچھ بھی کہنا قبل از وقت"
ہے۔ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ دونوں کو بچانے کی لیکن بہر حال اصل

"بچانے والی ذات وہی ہے آپ لوگ بس دعا کریں۔ اللہ کرم کرے گا۔

ڈاکٹرز آکر اپنے پروفیشنل انداز میں تسلی دے گئے۔ مگر یہ وہ دو فیملیز جانتی تھیں کہ ان پر کیا گزر رہی ہے۔

ہالہ کے تو آنسو نہیں رک رہے تھے۔

اس کو اللہ نے اتنا قیمتی رشتہ دے کر آج سولی پر چڑھا دیا تھا۔

اے اللہ آپ تو جانتے ہیں نہ میرے پاس اس ایک رشتے کے علاوہ اور" کوئی رشتہ نہیں۔ اپنے حبیب کے صدقے میرے لئیے اسے نئی زندگی دے دیں۔ مجھے تو محبت کے معنی اب پتہ چلے تھے۔ میں نے تو ابھی اسے محسوس بھی نہیں کیا۔ آپ نے زندگی کے ہر قدم پر مجھے تکلیف دہ حالات سے بچایا۔ اللہ آج بھی مجھے میرے

Do not copy or distribute without permission of the author

اس بہت اپنے کے بچھڑنے کے دکھ سے بچا لیں۔ یہ تکلیف میرے بس سے باہر ہو رہی ہے۔ پلیز اللہ جی

ساری رات سب کی آنکھوں میں کٹی اور صبح کی روشنی انکے لئیے ایک نئی زندگی لے کر آئی تھی۔ جب ڈاکٹرز نے بتایا کہ دونوں خطرے سے باہر ہیں۔

کچھ گھنٹوں بعد انہیں رومز میں شفٹ کر دیا گیا۔ ہالہ پہلے اسفند کو دیکھنے گئی۔ بالکل بھائیوں کی طرح ہر لمحہ اس نے ہالہ کا خیال رکھا تھا۔

اسفند اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اب وہ ہوش میں تھے۔ لیکن ڈاکٹرز نے زیادہ بات چیت سے منع کیا تھا۔

اسفند سے مل کر وہ دھڑکتے دل کے ساتھ ضامن کے روم کی طرف بڑھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

دروازہ کھول کر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی سیدھی نظر آنکھیں بند کیئے ضامن پر پڑھی جس کے سر پر پٹیاں لپٹی تھیں۔

وہاں پہلے سے ہی ضامن کی ممی اور بہن تھیں۔

آؤنہ ہالہ " اسے دروازے پر ہی کھڑا دیکھ کر ضامن کی ممی نے کہا۔"

ہالہ کا نام سنتے ہی ضامن نے آنکھیں کھول کر گردن گھما کر اسے دیکھا۔

حیرت، خوشی محبت نہ جانے کون کون سے جذبے ہالہ کو اسکی آنکھوں میں ےئے۔ وہ آہستہ سے چلتی اسکی ممی کی چیئر کے پاس کھڑی ہوئی جو ضامن نظر آ کے بیڈ کے قریب رکھی ہوئی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

رمشا آؤ ذرا اسفند کو دیکھ آئیں۔" اسکی ممی نے ان دونوں کو اکیلے میں ملنے کا موقع دیا اور" روم سے باہر چلی گئیں۔ ہالہ نظریں جھکائے ہوئے تھی۔ جبکہ ضامن کی نظریں اس پر تھیں جو ابھی بھی نقاب میں تھی۔

ہالہ "ضامن نے اسے پکارا اس نے چونک کے ضامن کو ایسے دیکھا جیسے ابھی تک" اسکے زندہ سلامت ہونے کا یقین ہی نہ ہو رہا ہو۔

ضامن نے اسے اپنے پاس بیڈ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ آہستہ سے چلتی اسکے بیڈ پر ٹک گئی۔

آئی وانا سی یو "ضامن کی بات سمجھتے اس نے آہستہ سے نقاب گرایا۔ نظریں" اسکی جھکی ہوئیں تھیں جن میں آہستہ آہستہ آنسو اکٹھے ہو رہے تھے۔ اور بے اختیار پلکوں کی باڑھ

Do not copy or distribute without permission of the author

توڑ کر باہر آگـــــــئے۔

ہنی ایسے نہیں کریں۔" ضـامن نـے اسـکے گود میں دھـرے ہاتھوں پر ہاتھ رکھ کر بمشکل"

کہـا۔

ہالہ تو اسـس تـلی پر اور بھی بھـر گئی۔

اور بے اختیار اسـکے سینے پر سـر رکھ کر روتی چلی گئی۔

ضـامن نـے آنکھیں بـنـد کر کے اسـکے گرد اپـنـا دایاں بازو پھیلا یا۔

ہنی پلیز سـٹاپ کرائینگ یور ٹیرز آر ہرٹنگـــــ می۔ آئم نوٹ ان دیٹ پوزیشن ٹو وائیپ دیم "

"پر اپرلی۔

اسکی کمر سہلاتے وہ آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا۔

ہالہ کو یکدم اپنی بے اختیاری کا احساس ہوا تو فوراً سیدھی ہوئی اور ذرا سا رخ موڑ کر اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔

اچانک ضامن نے اسے دیکھتے اسکا ہاتھ پکڑا ہالہ نے اسکی جانب دیکھا تو وہی دل کھینچ لینے والی مسکراہٹ اسکے چہرے پر تھی جو ہالہ کا دل اتھل پتھل کر دیتی تھی۔

تھینکس فار دس ان کنڈیشنل لو" ضامن اسکا ہاتھ ہونٹوں تک لے جا کر بولا۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

کوئی ایسے بھی کسی کی جان نکالتا ہے۔" ہالہ نے خفگی سے کہا۔ اور اسکے پاس سے" اٹھ کر بیڈ کے پاس رکھی کرسی کو اسکے بیڈ کے اور پاس کر کے بیٹھ گئی۔

اور کوئی ایسے بھی اپنی جان کو تنگ کرتا ہے" ضامن نے اسی کے انداز میں کہتے اسکی" بھیگی پلکوں پر ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا پھیرا۔

آیم سوری" ہالہ نے آنکھیں نیچے کرتے ہوئے کہا۔"

آہاں۔۔۔ ان آنسوؤں نے ہی تو مجھے بتایا ہے کہ میرے لئیے کوئی بہت فکرمند" "تھا۔

اچھا اب آپ زیادہ باتیں نہیں کریں۔" ہالہ نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اگلا پورا ہفتہ ضامن اور اسفند نے ہاسپٹل میں گزارا پھر انہیں ڈسچارج کر دیا گیا اور دونوں کچھ عرصہ ریسٹ کے لئیے اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ ہالہ بھی ضامن کے گھر آچکی تھی اور ضامن کی بہن کے گھر اسکا قیام تھا۔ ایک کنال پر بنا ہوا یہ خوبصورت سا گھر مارگلہ ہلز کے سامنے تھا جہاں سے پہاڑوں کا خوبصورت منظر اس گھر کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا تھا۔

خاص طور پر ضامن کا روم اوپر کی سٹوری پر تھا اور اسکے ٹیرس کے بالکل سامنے ہلز نظر آتی تھیں۔

گھر آکر ضامن کے بہت سے کام ضامن کی ممی نے ہالہ کو سونپ دئیے انہیں اپنی یہ کیوٹ سی بہو بہت پسند تھی اور اسکے پیرنٹس کے ساتھ بھی جو لگاؤ تھا اس سے

ہالہ انکو اور بھی عزیز تھی۔

ضامن تیزی سے ری کور کر رہا تھا اور اب تو چلنے بھی لگ گیا تھا۔

میں سوچ رہا ہوں کہ پرسوں سے جوائنگ دوں" ناشتے پر سب کے ساتھ بیٹھے ہوئے " ضامن نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے مگر میں چا رہا تھا کہ اب رخصتی کر کے تمہارے ولیمے کا فنکشن اناؤنس کریں۔" عاصم صاحب کے کہنے پر اسکی نظر سامنے بیٹھی ہالہ کی طرف اٹھی اس نے بھی اسی لمحے ضامن کو دیکھا۔ اسکی لرزتی پلکوں کو دیکھ کر ایک مسکراہٹ ضامن کے ہونٹوں پر آئی جس کو اس نے جوس کا گلاس پیتے ہوئے چھپایا۔

ئی تھنگ ولیمہ ابھی رہنے دیں کیونکہ گیدرنگ میں کوئی بھی پکچر ہالہ کی لیک ہو سکتی ڈیڈی آ"
"ہے اور ابھی کوئی رسک لینا ٹھیک نہیں۔

ضامن کی بات انکے دل کو لگی۔

چلو تم لاہور سے چھٹیاں لے کر نیکسٹ ویک تک آجاؤ تو گھر میں ہی چھوٹا سا کوئی
"گیٹ ٹوگیدر کر لیتے ہیں۔ہالہ یہیں رہے گی۔

"ٹھیک ہے، آپ ارلی مورننگ کی میری فلائٹ بک کروادیں"

رات میں ضامن کی ممی نے اسے ضامن کی پیکنگ کرنے کے لئیے کہا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن کہیں باہر گیا ہوا تھا ہالہ نے شکر کرتے جلدی سے جا کر اسکی پیکنگ شروع کی۔ ابھی وہ واش روم سے اسکی شیونگ کٹ لینے گئی ہی تھی کہ اسکے روم کا ڈور کھلنے کی آواز آئی۔

اب ہالہ پریشان تھی کہ اندر ہی رہے یا باہر جائے۔

ضامن جیسے ہی اندر آیا تو سامنے بیڈ پر اپنا بیگ دیکھ کر یہی سمجھا کہ ممی اسکی چیزیں رکھ رہی ہیں۔

"ممی میری وہ بلیک شرٹ ضرور رکھئیے گا" واش روم کا کھلا دروازہ دیکھ کر وہ یہی سمجھا کہ ممی اندر ہیں بیڈ کے بائیں جانب لگے شیشے میں اپنے بالوں میں برش کر کے جیسے ہی وہ پلٹا ہالہ کو اپنی چیزیں رکھتا دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اوہو!شوہر کی خدمتیں ہو رہی ہیں۔ صبح سے کہاں چھپی ہوئیں تھیں آپ۔۔رخصتی کی" بات اس لیئے نہیں کی تھی کہ آپ پردہ سٹارٹ کر دیں۔"ضامن اسکی جانب آتے ہوئے بولا۔

آپ چپ کرکے ابھی باہر چلے جائیں تاکہ میں سکون سے آپکی پیکنگ کر دوں۔کچھ " "مس ہو گیا تو بعد میں مجھے مت ڈانٹیئے گا۔

ناتو آج میں اس روم سے جاؤں گا اور نہ آپکو جانے دوں گا"۔ضامن کی بات پر" اسکا منہ اور آنکھیں دونوں کھل گئیں۔

لگتا ہے ابھی تک دماغ سے چوٹ کا اثر نہیں گیا"ہالہ نے چڑ کر اس پر طنز کیا جو" بیڈ پہ بیگ کے پاس بیٹھا دونوں ہاتھ پیچھے بیڈ پر رکھے اسے شرارتی مسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔

میرا خیال ہے میں ممی کو ہی باقی کی پیکنگ کے لئیے بھیجتی ہوں" اس نے خفگی سے منہ" پھلا کر کمرے سے جانے کے لئیے قدم بڑھائے کے ہاتھ ضامن کی گرفت میں آگیا۔

اچھا نہ یار اپنی کیوٹو سی بیوی کو تنگ نہ کروں تو کس کو کروں" اس نے" کھڑے ہوتے ہالہ کے گال کو پیار سے کھینچتے ہوئے کہا اور پھر بیڈ کے بالکل سامنے لگے سی ڈی پلئیر کے سامنے جا کر سی ڈیز چیک کرنے لگا۔

ہالہ نے سکھ کا سانس لیا۔

کچھ دیر بعد ایک سونگ سلیکٹ کر کے اس نے ہالہ کو پکارا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ایک وش پوری کر سکتی ہیں میری"ضامن نے بہت آس سے پوچھا۔"

وہ کیا"ہالہ نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے کہا وہ یہی سمجھی کہ کافی یا چائے کی فرمائش ہو گی۔

ضامن نے پلے کا بٹن آن کیااور ہالہ کے پاس آکر اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔"مے آئی ہالڈ یور ہینڈ لیڈی "اسکی مسکراہٹ نے ہالہ کو مسمرائز کیا اس نے کچھ کنفیوژ ہو کر اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔

ضامن نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر اسکے بالوں سے کیچر اتارا اور بیڈ پر اچھالا۔

شولڈر پر رکھا اور اپنا بایاں ہاتھ اسکی کمر کے گرد باندھا۔ اسکا ایک ہاتھ اپنے

ہالہ حیرت سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔اب اسٹیریو پر

Norah Jones

کی آواز ابھری۔

Come away with me in the night

Come away with me

And I will write you a song

Come away with me on a bus

Come away where they can't tempt us

With their lies

I want to walk with you

On a cloudy day

Do not copy or distribute without permission of the author

In fields where the yellow grass grows knee-high

So won't you try to come

Come away with me and we'll kiss

On a mountaintop

Come away with me

And I'll never stop loving you

Do not copy or distribute without permission of the author

And I want to wake up with the rain

Falling on a tin roof

While I'm safe there in your arms

So all I ask is for you

To come away with me in the night

Do not copy or distribute without permission of the author

Come away with me

لٹس جوائن مائی اسٹیپس" آگے پیچھے اپنے پاؤں کو لے جاتے وہ اسے لائٹ" رومانٹک کپل ڈانس کروا رہا تھا۔

ئے ہالہ بولی۔ آئی کانٹ ڈو دس ضامن" ہنستے ہو"

وائے آر یو ڈونگ دس" آہستہ آہستہ اسکے ساتھ قدم ملاتے ہالہ نے" اسکی مسکراتی نظروں میں دیکھا۔

کتنا ڈفرنٹ شخص اللہ نے اسے دیا تھا جو اسکے ہر نئے دن میں اسے سرپرائز کرتا تھا۔

یہ میری بچپن کی وش تھی کہ میں اپنی وائف کے ساتھ کپل ڈانس کروں"""

ضامن کے غیر سنجیدہ جواب نے ہالہ کو قہقہہ لگانے پر مجبور کیا۔

ضامن نے محبت پاش نظروں سے اسکے ہنستے چہرے کو دیکھا۔

پچھلے کچھ دن وہ ہالہ کو اپنے لئیے اتنا روتا دیکھ چکا تھا کہ اب اسکی ہنستی مسکراتی یاد اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا تھا۔

بے اختیار ضامن نے اسکے ماتھے پر بوسہ دے کر اسے ہر بد سے محفوظ رہنے کی دعا کی۔

آئی وانٹ ٹو میک ایوری نائٹ اینڈ ڈے ممبر یبل دیٹ وی سپینڈ ٹو گیدر۔" اسکی گمبھیر " جذبوں سے چور آواز پر ہالہ نے اسکے سینے پر سر رکھ کر خود کو اسکی جذبے لٹاتی نظروں سے چھپایا۔ ضامن اسکی معصوم سی ادا پر اپنی مسکراہٹ نہیں روک پایا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اگلے دن صبح اسکی فلائٹ تھی۔سب اسے چھوڑنے جارہے تھے۔ہالہ بھی ساتھ تھی نقاب میں۔

ضامن سب سے مل کرجانے لگا توہالہ آنسو صاف کرنے لگی کہ نجانے کیسے ہالہ کانقاب نیچے گرگیا۔اس نے گھبرا کر جلدی سے نقاب اوپر کرناچاہاکہ تب تک دیرہوچکی تھی اوراویس شاہ جس کی نظر غیر اختیاری طورپرہالہ پرپڑھی تھی اسکے بغیرنقاب کے چہرے کو ششدر کھڑادیکھتارہا۔وہ بھی اسی فلائٹ سے لاہورجارہاتھا۔یہ وہی ایس ایچ اوتھا جس نے ہالہ کے قاتلہ ہونے کی خبراخبار میں چھپوائی تھی اوریہ رحمان شاہ کابیٹابھی تھا

ڈیڈی آئی ہیو فاؤنڈ دیٹ بچ" زمان شاہ نے اپنے باپ کو میسج ٹائپ کیا۔"

ساتھ ہی باپ کی کال آگئی۔ اس نے ساری تفصیل اسے بتائی۔

عاصم ملک کو وہ اچھی طرح جانتے تھے۔ مگر یہ نہیں جانتے تھے کے وہ سرفراز کے بیسٹ فرینڈ بھی تھے۔ اور نہ ہی یہ جانتے تھے کے ضامن ان کا بیٹا ہے۔

اتفاق سے دونوں جہاز میں بزنس کلاس میں تھے۔ ضامن آگے بیٹھا تھا اور زمان شاہ کو پچھلی سیٹس پر جانا تھا۔ جاتے جاتے اس نے بہت طریقے سے ضامن کی پکچرز اپنے موبائل میں لیں۔ اپنے کارندوں کو سینڈ کی۔

"آئی نیڈ آل داانفارمیشن ریگارڈنگ دس گائے ار جنٹلی"

Do not copy or distribute without permission of the author

اور ساتھ ہی ایک اور بندے کو کال کی جو کہ اسلام آباد میں تھا اسے عاصم ملک کے گھر کی نگرانی پر لگایا۔

ضامن ہالہ کو سوچتے ہوئے بے حد اداس تھا مگر خوشی بھی تھی کہ اب ان کے ایک ہونے میں صرف ایک ہفتے کی دوری تھی۔

ہالہ کا کل کی ہنسی اور آج کی اداسی ہر ہر روپ اسکی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔ کانوں میں ہینڈز فری لگائے سے سیٹ کی پشت سے ٹکائے وہ دشمن جاں اسے بے حد یاد آرہی تھی۔

پھر اس نے آنکھیں کھول کر ہالہ کے نمبر پر

Do not copy or distribute without permission of the author

Bryan Rice

کا سونگ شئیر کیا

ہالہ نے جیسے ہی واٹس ایپ میسج اوپن کیا ضامن کے شئیر ڈ سانگ کو دیکھا۔ اس نے ہینڈز فری بیگ سے نکال کر کانوں میں لگائی۔ وہ لوگ گھر واپس جا رہے تھے۔ سب اپنی اپنی جگہ ضامن کے لئیے اداس تھے۔

ہالہ کو بہت اچھا لگتا تھا جب ضامن اپنی فیلنگز کے اظہار کے لئیے ہالہ سے سونگز شئیر کرتا تھا۔

اب بھی

Do not copy or distribute without permission of the author

Bryan Rice

کی آواز نے ہالہ کا دل کھینچ لیا

Hey baby, when we are together, doing things that we love

Every time you're near I feel like I'm in heaven, feeling high

I don't want to let go, girl

I just need you to know girl

Do not copy or distribute without permission of the author

I don't wanna run away, baby you're the one I need tonight

No promises

Baby, now I need to hold you tight, I just wanna die in your arms

Here tonight

Hey baby, when we are together, doing things that we love

Every time you're near I feel like I'm in heaven, feeling high

Do not copy or distribute without permission of the author

I don't want to let go, girl

I just need you to know girl

I don't wanna run away, baby you're the one I need tonight

No promises

Baby, now I need to hold you tight, I just wanna die in your arms…

I don't want to run away, I want to stay forever, thru time and time

Do not copy or distribute without permission of the author

No promises

I don't wanna run away, I don't wanna be alone

No Promises

Baby, now I need to hold you tight, now and forever my love

No promises

ہالہ نے سونگ سنتے ضامن کا ایک اور میسج ریسیو کیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

مسنگ دالاسٹ نائٹ وائل لسنگ ٹو دس سانگ

مسنگ یو ٹو ہنی" ہالہ نے بمشکل اپنے آنسو روکتے ہوئے کہا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پھر سے تپتی دھوپ میں کھڑی ہو گئ ہو۔ ضامن کی موجودگی کسی ٹھنڈی چھاؤں سے کم نہیں تھی۔ مگر یہ سوچ کر خود کو تسلی دی کہ ایک ہفتے کی ہو تو بات ہے۔ پھر کوئ دوری انکے درمیاں نہیں آئے گی۔

لاہور سے آگے ایک گاؤں میں رحمان شاہ نے اپنا اڈا بنایا ہوا تھا جہاں سب غلط کام وہ کرتا تھا۔ آج بھی وہ وہیں موجود تھا۔ زمان شاہ سیدھا اس اڈے پر پہنچا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

جہاں رحمان بے چینی سے اسکا انتظار کر رہا تھا۔ زمان شاہ لاؤنج میں داخل ہوا۔ باپ سے بغلگیر ہونے کے بعد اس نے ساری تفصیل پھر سے بتائی اور یہ بھی کہ اس نے عاصم کے گھر کی نگرانی شروع کروادی ہے۔ پھر اس نے ضامن کی تصویر بھی انہیں دکھائی۔

رحمان شاہ نے اسکے کندھے پر خوش ہو کر تھپکی دی۔ ہالہ کی طرف تو بہت سے بدلے نکلتے تھے۔ نا صرف وہ ثبوت جو ہالہ کے پاس تھے وہ نکلوانے تھے بلکہ وہ تمام ثبوت بھی انہیں چاہئیے تھے جن کا علم صرف ہالہ کو تھا۔

کیونکہ سرفراز کی موت کے بعد اس نے بہت کوشش کی کہ اسے وہ ثبوت مل جائیں جو کہ اگر آئی ایس آئی کے ہاتھ لگ جاتے تو اسے پھانسی کے پھندے سے کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ہالہ سے یہ غلطی ہوئی کہ جب رحمان شاہ نے اسے کڈنیپ کیا تو وہ اس نے غصے میں کہہ دیا کہ وہ سرفراز کی بیٹی ہے اور اسکے پاس وہ تمام ثبوت ہیں جو وہ پولیے کو دکھا کر انہیں جیل کروائے گی۔

ان ثبوتوں کا علم صرف تنویر کو تھا اور اس نے ہالہ کے بڑے ہونے کے بعد اسے بھی بتا دیا تھا۔

مگر یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ اتنی بڑی بے وقوفی کر جائے گی اسی لیئے اس نے ہالہ کو وہاں سے اس رات بھگا دیا تھا۔ اور انہی ثبوتوں کی وجہ سے رحمان شاہ اس کے خون کا پیاسا ہو گیا تھا۔

شام تک ضامن کے بارے میں زمان شاہ کو ساری انفارمیشن مل چکی تھی سوائے اس کے کہ ہالہ اسکے نکاح میں ہے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

زمان اب اس لڑکی پر ہاتھ ڈالنا اتنا آسان نہیں۔عاصم ملک جن ہے آئ ایس آئ کا۔"رحمان شاہ نے فکر مندی سے کہا۔

آپ فکر نہ کریں ایسا جال پھینکوں گا کہ مچھلی باآسانی میرے قابو میں آجائے گی۔اس کمینی کا وہ بیگ دیں جو اس رات یہیں رہ گیا تھا" اپنی شاطر مسکراہٹ سے اس نے باپ کو تسلی دی۔

دو دن بعد زمان شاہ ضامن کے آفس میں پہنچ چکا تھا جہاں وہ اپنے آرمی کے یونیفارم میں تھا۔

سر ایس ایچ او زمان شاہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں"ضامن اسکا نام سن کر" ٹھٹھکا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اندر بھیج دو" اس نے لمحے کے توقف کے بعد کہا۔"

تھوڑی دیر بعد زمان شاہ اندر داخل ہوا۔

دونوں نے مصافحہ کیا۔

جی فرمائیے کیا خدمت کر سکتا ہوں آپکی "ضامن نے اس سے اپنے پروفیشنل" انداز میں پوچھا۔

خدمت تو نہیں بس ایک ہماری قیمتی چیز آپکی تحویل میں ہے وہ چاہئیے "زمان شاہ" نے اپنی کرخت مسکراہٹ سے ضامن سے کہا۔ ضامن یکدم الرٹ ہوا۔

"میں سمجھا نہیں"

میری کزن ہالہ اسے کچھ دن پہلے میں نے اسلام آباد ائیرپورٹ پر آپکی فیملی کے ساتھ "
" دیکھا ہے۔

تو"ضامن نے اپنی بے تاثر آنکھوں سے اسے دیکھا۔"

تو یہ کہ آپ اسے ہمیں واپس کریں اور یہ بھی کے ایک معصوم کی وہ جان لے کر وہ بھاگی "
ہے۔ میں چونکہ ایک ذمہ دار آفیسر ہوں اور میں رشتہ داروں کو بھی سزا دینے سے گریز
"نہیں کرتا اور آپ کیسے آرمی آفیسر ہیں جس نے ایک قاتلہ کو پناہ دی ہوئی ہے۔

ہاہاہا! ذمہ دار جو اپنی ہی کزن کی عزت پر اپنے ماتحتوں سے ڈاکہ ڈلوائے" ضامن "

کے کہنے پر اس نے قہقہہ لگایا۔

"وہ میری منکوحہ ہے سر، میں مر کر بھی ایسا نہیں کر سکتا"

یہ کیا بکواس ہے"زمان کی بات نے اسکا دماغ بھک سے اڑا دیا

بکواس نہیں سچ ہے"زمان کی بات پر اس نے مٹھیاں بھینچی۔

ثبوت ؟؟؟"ضامن نے چیلینجنگ نظروں سے اسے دیکھا۔"

ضرور"خباثت سے مسکراتے اس نے اپنی جیب سے ایک پیپر نکال کر اسکی جانب بڑھایا۔

ضامن نے غصے سے وہ پیپر اسکے ہاتھ سے لیا اور اسے پڑھ کر اسے لگا اسکے آفس کی چھت اس پر گر گئ ہو۔

اتنا بڑا دھوکہ۔"وہ نکاح نامہ تھا جس پر ہالہ کے ہی سائن تھے۔وہ ان سگنیچرز کو کیسے بھول سکتا تھا۔

"امید کرتا ہوں جلد ہی اسے ہمارے حوالے کرو گے نہیں تو بندہ نکلوانے کے اور بھی بہت سے طریقے مجھے آتے ہیں"زمان شاہ اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا دھمکی دے کر اسے حیران پریشان چھوڑ کر چلا گیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

زمان شاہ کے چلے جانے کے بعد ضامن نے اپنا نکاح نامہ نکالا۔ وہ گرنے کے سے انداز سے اس پر بیٹھا اور سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔ یہ قسمت نے کیسا مذاق کیا تھا۔ جسے وہ اپنا سب کچھ مان چکا تھا وہ اس طرح اسکے جذبوں کا استحصال کرے گی وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

اس نے فون اٹھا کر کوئی نمبر ملایا۔

اسلام آباد کی ویری نیکسٹ فلائٹ کب کی ہے اور اس میں ایک سیٹ اویلیبل ہو گی۔"
"نہیں بھی ہے تو کسی طرح ارینج کروا کر مجھے کال کرو۔

پانچ منٹ بعد ہی اسکے ماتحت کی کال آئی۔

"ہیلو، او کے چار بجے ٹھیک ہے۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا تو تین بج رہے تھے۔ وہ اپنے آفس میں بنی الماری کی جانب بڑھا۔ وہاں سے جینز اور ٹی شرٹ نکالی۔ وہ آفس میں کچھ کپڑے ضرور رکھتا تھا کہ کبھی کبھار اسے وہیں سے آؤٹ آف سٹی جانا پڑھ جاتا تھا۔

وہ تیزی سے واش روم کی جانب بڑھا۔

شام چھ بجے کا وقت تھا ہالہ اس وقت گھر میں اکیلی تھی۔ رمشا اور ضامن کی ممی اسی کے لئیے شاپنگ کرنے گئیں تھیں۔ جبکہ عاصم صاحب بھی کسی دوست سے ملنے گئے ہوئے تھے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ لان میں رکھی کرسیوں پر بیٹھی شام کا منظر انجوائے کر رہی تھا کہ مین گیٹ سے ضامن کو آتے دیکھ کر وہ حیرت اور خوشی سے یکدم اپنی جگہ سے اٹھی۔

ضامن سیدھا اسی کی جانب آیا۔

"ممی کہاں ہیں"

نہ سلام دعا نہ کوئی گرم جوشی۔ہالہ یکدم ٹھٹکی۔

اسلام علیکم کیسے ہیں آپ، آپ نے بتایا ہی نہیں اپنے آنے کا" ہالہ نے خفگی سے" کہا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

جتنا پوچھا ہے اتنا جواب دو" ضامن کے سخت لہجے پر وہ ہکا بکا رہ گئ۔"

ممی اور رمشا شاپنگ کے لیئے گئ ہیں اور ڈیڈی بھی نہیں ہیں" وہ بھی اب ان دونوں کو"
ممی اور ڈیڈی ہی کہتی تھی کہ یہ تاکید انہوں نے ہی کی تھی۔

پانی کا گلاس لے کر میرے روم میں آؤ" ضامن غصے سے اسے حکم دیتا لمبے لمبے ڈگ"
بھرتا اندر چلا گیا۔

ہالہ پریشان ہوتی پانی کا گلاس لے کر زینہ طے کرنے لگی۔

اسے تو ضامن کا اجنبی لہجہ پریشان کر رہا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ناک کرکے وہ کمرے میں آئی تو نظر سامنے بیڈ پر ٹانگیں لٹکا کر بیٹھے ضامن پر پڑی۔

وہ ڈرتے ہوئے اسکے پاس آئی اور پانی کا گلاس دیا جسے وہ ایک سانس میں خالی کر گیا۔ پھر غصے سے پاس کھڑی ہالہ کو دیکھا جو اسکی کے غصے کو سمجھنے سے قاصر تھی۔

ضامن کیا بات ہے کیا ہوا ہے" اس نے ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا اور یہی "پوچھنا غضب ہو گیا۔

ضامن نے پوری قوت سے گلاس سامنے دیوار پر دے مارا جو چھناکے سے ٹوٹ کر گرا اور ہالہ کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

کیا ہوا ہے۔۔۔کیا ہوا ہے مجھے۔۔۔یہ پوچھو کیا قیامت گزری ہے مجھ پر۔"ضامن بیڈ سے" اٹھتے زور سے چلایا۔

یہ دیکھو۔۔۔دیکھو اسے کیا ہے یہ "ضامن نے غصے سے اسکے سامنے وہ نکاح نامہ" لہرایا جو زمان شاہ اسے دیکھ کر گیا تھا۔

ہالہ نے لرزتے ہاتھوں سے اسے پکڑا اور اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

یہ یہ۔۔۔جھوٹ ہے "بے اختیار آنسو اس کے گالوں پر پھسلے روتی ہوئی آواز میں اس" نے اپنی بے گناہی کا ثبوت دینا چاہا کہ ضامن کے زور دار تھپڑ سے وہ الٹ کر نیچے گری۔

ضامن نے کوئی پرواہ نہ کرتے اسکے پاس بیٹھتے بالوں سے پکڑ کر اسکا چہرہ

اونچا کیا اور اپنا نکاح نامہ اسکے آگے کیا۔

"اب اسکو اور اسکو دیکھو کہاں کوئی فرق ہے بتاؤ۔ مجھے ا

ضامن نے غصے سے دانت پیستے اسکے آگے زمین پر دونوں نکاح نامے رکھے اور اسکے بال جھٹکے سے چھوڑے۔

ہالہ دونوں کو دیکھ کر سر پکڑ کر بیٹھ گئ۔

اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ اس رات ایسا کچھ ہوا تھا۔ تو پھر کیسے اسکے سائن انہیں پتہ چلے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

پھر سپارک ہوا کہ اس رات اسکا بیگ وہیں رہ گیا تھا اور اسکی چیک بک۔۔۔بس پھر وہ سب سمجھ گئ۔

مگر اس نے ضامن کو کوئ وضاحت نہ دینے کا فیصلہ کر لیا۔

یہ سب جھوٹ ہے مگر پھر بھی میں اب آپکو کوئ وضاح نہیں دوں گی۔" ایک" عزم سے اٹھتے وہ ضامن کے مقابل آکر کھڑی ہوئ۔

کسی خوش فہمی میں مت رہنا تم اگر میری نہیں ہوئیں تو کسی کی بھی نہیں ہو گی میں زندہ" "تمہیں زمین میں گاڑھ دوں گا مگر کسی اور کے حوالے نہیں کروں گا۔

ضامن نے اسکے بازو کو سختی سے پکڑتے ہوئے کہا اور جھٹکے سے چھوڑ کر چلا گیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

جبکہ وہ قسمت کی اس ستم ظریفی پر سوائے ماتم کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

ابھی وہ گھر سے باہر ہی نکلا تھا کہ اسے اویس عالم کی کال آگئ۔

کہاں ہو فوراً میرے پاس پی سی میں پہنچو" اویس عالم کسی کیس کے سلسلے میں" راولپنڈی ہی آئے ہوئے تھے۔ اور پی سی میں ٹھہرے تھے۔ انہیں تنویر کے تھرو اس نقلی نکاح نامے کا پتہ چلا تھا۔انہوں نے ضامن کے آفس کال کی وہاں سے پتہ چلا کہ وہ اسلام آباد آیا ہوا ہے۔ انہوں نے کال کرکے اسے فوراً بلایا۔

ضامن کا دماغ اس وقت کھول رہا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اس نے گاڑی کارخ ہوٹل کی جانب کیا۔ پارکنگ میں گاڑی کھڑی کرکے اس نے دوبارہ انہیں کال کی اور کمرہ نمبر پوچھا۔ پھر سیدھا انکے کمرے کی جانب بڑھا۔

زمان آج تمہارے پاس آیا تھا" اس نے انہیں ساری کہانی کہہ سنائی۔"

تمہارے خیال میں یہ صحیح ہے یا غلط" انہوں نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔"

سر وہ سائنز ہالہ کے ہی ہیں۔ اور بالفرض نہیں ہیں تو انکے پاس کہاں سے" اسکے اتنے اگزیکٹ سائنز آئے" ضامن کی بات پر وہ مسکرائے اور پھر اسکی تنویر سے بات کروائی جس نے اس چیک بک کا راز کھولا اور انکے ایک ماہر بندے کا بتایا جس نے ہالہ کے سائن کی کاپی کی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن تو ششدر رہ گیا۔۔یہ کیا ہو گیا۔

اس نے کال بند کر کے فون اویس صاحب کو پکڑا یا۔

اسکی حالت دیکھ کر انہیں یہ اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ وہ ہالہ کے ساتھ کچھ غلط کر بیٹھا ہے۔

ضامن غلط فہمی میں کس حد تک نقصان کر چکے ہو، کیا واپسی کا کوئی راستہ کھلا چھوڑ کر آئے ہو" انہیں سب سے پہلے شک یہی ہوا کہ کہیں ضامن ہالہ کو طلاق نہ دے آیا ہو۔

بہت برا کیا ہے پھر بھی شکر ہے کہ انتہائی حد تک نہیں پہنچا"ضامن انکی "

ئے بولا۔بات کا مفہوم سمجھتے ہو

ضامن جذبات کو عقل پر کبھی بھی حاوی مت آنے دینا آئندہ اور یاد رکھنا" غلطیاں ہر کوئی کرتا ہے مگر ان سے ہمیشہ سبق سیکھنا دوہرانا مت۔اللہ تم دونوں کے لیئے بہتر کرے۔وہ سب راز جو ہم نے سرفراز کو دیئے تھے اس نے بینک کے لاکر میں رکھوائے تھے اور اب تنویر مجھے وہ سب دے چکا ہے۔ ہالہ کو بھی پتہ تھا اور اس نے غلطی سے انکو بتا کر اپنے لیئے مزید خطرہ مول لے لیا۔ اب اس کی اور بھی زیادہ پروٹیکشن کی ضرورت ہے۔کیونکہ رحمان کسی بھی وقت اب کچھ بھی کر سکتا ہے۔

اسکے اریسٹ وارنٹ میں بنوا رہا ہوں اور چیف آف آرمی سٹاف کو انوالو کر رہا ہوں تاکہ اسکی بچنے کی کوئی صورت نہ ہو۔امید ہے کل تک کام ہو جائے گا اور پھر ہی ہم اس پہ ہاتھ ڈال سکیں گے۔ تب تک تمہیں بہت الرٹ رہنا ہے۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ ضامن کے موبائل پر انجان نمبر سے کال آئی۔

ہیلو""میں نے کہا تھا نہ سیدھی طرح اسے میرے حوالے کردو مگر تمہیں شاید بات سمجھ نہیں آئی۔اپنی چڑیا میں تمہاری قید سے نکال لایا ہوں مگر تم نے اسے جو پروٹیکشن پروائیڈ کرنے کی غلطی کی اسکی سزا جلد ہی تمہیں ملے گی۔"

کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔ہیلو ہیلو۔۔" صحیح معنوں میں تو قیامت اب ٹوٹی تھی" ضامن پر۔زمان شاہ کی آواز نے گویا صور پھونکا تھا اسکے کانوں میں۔

کیا ہوا ہے" اویس عالم نے سر پکڑے ضامن کو جھنجھوڑا۔"

اس باسٹرڈ نے ہالہ کو کڈنیپ کر لیا ہے۔" اسکے منہ سے بمشکل یہ الفاظ نکلے۔"

Do not copy or distribute without permission of the author

فوراً گھر چلو" وہ دونوں تیزی سے ضامن کے گھر کے"

ضامن کے چلے جانے کے بعد اسے لگا اس گھر میں اسکا دم گھٹ جائے گا۔وہ کچھ دیر کے لیئے یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔ اس نے آنسو صاف کیئے۔ ضامن کے کمرے سے نکل کر وہ رمشا کے کمرے میں آئی چادر اچھے سے لی منہ چھپایا نیچے آئی اور باہر کے گیٹ کی جانب بڑھی۔

ایک غلطی ضامن نے کی تھی اس پہ اعتبار نہ کرکے اب ایک غلطی ہالہ کر رہی تھی اس چار دیواری سے اکیلے نکلنے کی۔ اور پھر غلطیوں کا تاوان تو بھرنا پڑتا ہے۔

چاچا پلیز دروازہ کھول دیں میں بس یہاں قریبی پارک تک جا رہی ہوں""

اس نے چوکیدار کو کہا۔

"مگر بیٹا آپ کو کیلے جانے کی اجازت نہیں"

انہیں عاصم صاحب نے سختی سے منع کیا تھا کہ ہالہ کو کیلے نہ نکلنے دیں۔

"باہر انکل کے گارڈز ہیں نہ آپ انکو کہیں مجھے فالو کریں۔"

چاچا نے انہیں فون کیا اور یوں ہالہ قریبی پارک تک آگئی۔

اس وقت وہ کہیں بھاگ جانا چاہتی تھی۔وہ گال ابھی بھی سنسنا رہا تھا جہاں ضامن نے تھپڑ مارا تھا۔اس تھپڑ سے بڑھ کر ضامن کی بے اعتباری اسے مار

Do not copy or distribute without permission of the author

ڈال رہی تھی۔

کیا وہ اس قابل بھی نہیں تھی کہ اسے ایک موقع بھی ضامن دیتا۔

انہی سوچوں میں وہ آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ پارک میں اس وقت اکا دکا لوگ موجود تھے۔

ہالہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عاصم صاحب کے کارندوں کے علاوہ زمان کے بندے بھی اسے فالو کر رہے ہیں۔

زمان کے بندے ایک درخت کی اوٹ میں عاصم صاحب کے بندوں کا نشانہ لئیے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایسی گولیاں انکی جانب پھینکی جن کی پسٹل سے نکلنے کی کوئی آواز نہیں تھی اور انکے آگے ایسا لیکوڈ لگا تھا جو انسان کے جسم میں گولی

کے ٹھہر وجاتے ہی اسے کچھ دیر کے لئیے بے ہوش کر دیتا ہے۔

جیسے ہی عاصم صاحب کے کارندے بے ہوش ہوئے زمان کے ایک شخص ہالہ کے پاس آیا۔

جو بینچ پر اردگرد سے بے گانہ بیٹھی تھی۔اس نے پیچھے سے ایک رومال ہالہ کے چہرے پر رکھا اور آہستگی سے ہالہ کو اٹھا کر پارک کے پچھلے راستے سے نکل گیا جہاں زمان شاہ گاڑی میں بیٹھا تھا۔

ضامن اور اویس عالم جیسے ہی گھر پہنچے وہاں رمشا، ضامن کی ممی اور عاصم صاحب پہلے ہی موجود تھے جنہیں چوکیدار نے ہالہ کے گھر سے باہر پارک میں

جانے کا بتا دیا تھا۔

انہوں نے اپنے مزید بندے پارک کی جانب بھیج دیئے تھے۔

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ ٹھیک ہے انہیں ہاسپٹل پہنچاؤ"

کیا ہوا" اویس صاحب نے عاصم ملک سے پوچھا۔"

وہ دو لڑکے جو ہالہ کو فالو کر رہے تھے وہ پارک میں بے ہوش ملے ہیں" انہوں نے"
تفصیل بتائی۔

مجھے سر باقر کو کال کرنی پڑے گی اب انہیں کھلا چھوڑنا خطرے سے خالی"

Do not copy or distribute without permission of the author

"نہیں

اویس عالم نے چیف آف آرمی سٹاف کا ذکر کرتے انہیں کال کی۔

کچھ دیر بعد انکے پی اے نے لائن تھرو کروائی۔

ہیلو سر! کیسے ہیں آپ۔ سر آپ کو کل ایک فائل بھیجوائی تھی۔ جی۔۔جی" رحمان شاہ کی۔ سر اسکے اڈوں پہ ریڈ کرنا مسٹ ہو گیا ہے کیونکہ اس نے ہمیں پرسنل اٹیک کیا ہے اور عاصم ملک کی بہو کو کچھ دیر پہلے کڈنیپ کیا ہے۔ سر وہ بس ابھی تو نکاح کیا تھا۔ سر آپ کی پرمیشن ہو تو آج رات ہی۔۔۔ تھینک یو سر، "اللہ حافظ

انکی گفتگو سے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ سر باقر نے انہیں پرمیشن دے دی ہے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"سر نے کہا ہے آپ ریڈ کی تیاری کریں انکا ایک بندہ ابھی اسکے وارنٹ گرفتاری لے کر یہاں پہنچ رہا ہے۔"

انہوں نے ضامن کو دیکھتے ہوئے کہا کہ اسی وقت تنویر کی کال آگئی۔

"ہاں تنویر کیا رپورٹ ہے۔" اویس صاحب نے پوچھا۔

"سر وہ ہالہ کو لے کر اپنے اڈے پر ہی ہیں۔ جلد آپ لوگ پہنچیں میں یہاں کے کچھ راستے کلئیر کرواتا ہوں۔ اب بے فکر ہو کر آئیں۔ میں نے اپنی ایک الگ ٹیم اسکے خلاف بنائی ہوئی ہے۔ ہم آپکو اپ ڈیٹس دیتے رہیں گے۔"

یہ کہتے ساتھ ہی اس نے کال کاٹ دی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

لاہور کال کر کے سب کو الرٹ کرو ضامن۔" انہوں نے ضامن کو ہدایت دے کر"

سمیعہ کو کال کی۔

ہاں بیٹا میں تمہیں نمبر سینڈ کر رہا ہوں یہ تنویر کا ہے تم اپنے سوفٹ ویئر پر اسکی لوکیشن ابھی"

"سرچ آؤٹ کرو، ہم آج رات ہی ریڈ کر رہے ہیں۔

ئے ہی تھے کہ باقر صاحب کا بندہ وارنٹ سمیعہ کو ہدایت دے کر وہ فارغ ہو

گرفتاری لے کر آگیا۔

انہوں نے پیپرز پکڑے۔ اور سیدھا آرمی ائیر بیس پہنچے راستے میں ہیلی کاپٹر ریڈی کرنے کا

کہا۔

انکے پہنچتے ہی تمام انتظامات پورے تھے۔

وہ اور ضامن ہیلی کاپٹر میں لاہور کی جانب روانہ ہوئے۔

یو بلڈی بچ، ہمارے خلاف ثبوت دینے لگی تھی۔بتا کدھر ہیں وہ پیپرز۔"زمان شاہ کچھ دیر پہلے ہی اسے لے کر اپنے اڈے پر پہنچا تھا۔اوپر والی سٹوری میں ایک بیڈ روم میں اسے لے کر پہنچا۔

اسکے منہ پر ایک زور دار تھپڑ مارتے ہوئے غصے سے بولا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"مر جاؤں گی مگر کوئی ثبوت تمہارے حوالے نہیں کروں گی۔"

اتنا بھاری تھپڑ کھانے کے باوجود وہ نڈر لہجے میں اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔

تنویر بھی پاس کھڑا بمشکل خود پر قابو رکھے کھڑا تھا۔

بہر حال وہ انکے ریڈ سے پہلے زمان شاہ یار حمان شاہ کو کسی قسم کا شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کہ وہ ان کا بندہ نہیں۔

کیا بکواس کی ہے "زمان شاہ تو بپھر گیا اور پھر تھپڑوں کی بارش اس نے ہالہ کے" منہ پر کر دی۔

اسکا ہونٹ پھٹ گیا اور منہ پر نیل پڑ گئے۔

باندھو اس بچ کو کل تک ایک دو اور اس سے بھی خطرناک خوراکیں ملیں گین" نہ تو سیدھی ہو جائے گی۔ اکڑتی ہے زمان شاہ کے آگے جس سے ایک زمانہ پناہ مانگتا ہے۔"زمان شاہ منہ سے کف اڑاتا تنویر کو کہا کر چلا گیا۔

وہ آہستہ سے اسکے قریب آیا۔ آہستہ سے اسے سیدھا کیا تو اسکا دل کٹ گیا ہالہ کا سوجا چہرہ دیکھ کر۔

اپنے جس دوست نما بھائی اور اسکی اولاد کے لئیے اس نے عمر تیاگ دی آج اسکے سامنے اسکا کیا حال ہوا۔

اس نے بمشکل اپنے آنسو روکے کیونکہ اس وقت جذبات سے نہیں عقل سے

Do not copy or distribute without permission of the author

کام لینے کا وقت تھا۔ ذرا سی بھی چوک ہوتی تو ہالہ ان سب کے ہاتھ سے نکل جاتی۔ لہذا اس نے اپنے جذبات کو قابو کیا۔

--________________________________

ہیلی کاپٹر سے اتر کر وہ دونوں ہیڈ کوارٹر پہنچے جہاں انکی پوری ٹیم پہلے سے ہی تیار تھی۔

سمیعہ نے جگہ ٹریس آؤٹ کر کے پورا میپ انکے سامنے کھولا۔ ساتھ ساتھ تنویر کے میسجز بھی آرہے تھے کہ کون کون سا ایریا انہوں نے خالی کروالیا ہے۔

سوائے سمیعہ اور اسفند کے اور کسی کو نہیں پتہ تھا کہ اس ریڈ میں ضامن کی بیوی کو بھی بازیاب کروانا ہے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ سب اللہ کا نام لے کر گاڑیوں میں نکلے۔ سمیعہ بھی ساتھ تھی اور وقتاً فوقتاً میپ سے وہی سارا راستہ بتا رہی تھی۔

اس ایریا سے کوئی سو گز کی زمین پر صرف اونچی اونچی گھاس اور درخت تھے۔ دور سے دیکھنے پر کوئی یہ اندازہ نہیں کر سکتا تھا کہ یہاں کچھ دور کوئی رہائش بھی ہو سکتی ہے۔

ضامن گاڑیوں سے اترتا اپنی ٹیم کو لیڈ کرتا زمین پر لیٹ کر آگے بڑھ رہا تھا۔

یہاں تک کہ وہ رہائشی ایریا کے پاس آگئے۔

ضامن نے سب کو مختلف راستوں سے اندر جانے کو کہا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

تنویر بتا چکا تھا کہ ہالہ کو اوپر کے پورشن میں رکھا گیا ہے۔

ضامن اسفند کو اپنی ڈیوٹی ٹرانسفر کر کے خود اوپر کے پورشن کی طرف پانی کی پائپ سے چڑھا۔ کسی سانپ کی طرح وہ اس کمرے کی کھڑکی کے پاس پہنچا جہاں ہالہ تھی۔

ضامن نے کھڑکی سے ذرا سا جھانک کر دیکھا تو اسے زمان شاہ اور رحمان شاہ نظر آئے۔

کچھ منہ کھولا ہے اس نے یا نہیں" رحمان شاہ غصے سے اسے گھورتا ہوا بولا۔"

نہیں بہت ڈھیٹ ہے۔" زمان شاہ کی لال انگارہ آنکھیں اس پر جمیں تھیں۔"

بس پھر آج کی رات تم اس کمرے میں رہ کر اسے اپنی زبان میں سمجھاؤ""

ابھی رحمان شاہ کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ نیچے سے فائرنگ کی آواز آئی۔

یہ کیا ہوا ہے۔ تم اسکو نہیں چھوڑنا" رحمان شاہ گھبرا کر بھاگا۔"

اسی لمحے ضامن شیشے کو توڑتا ہوا کمرے میں آیا۔

تم "زمان شاہ تو اسے دیکھ کر ششدر رہ گیا۔"

اسکے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ اتنی جلدی یہ لوگ کوئی ایکشن لے لیں گے۔

وہ اس وقت خالی ہاتھ تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن نے گن کا رخ اسکی جانب کر کے اسے ہاتھ اٹھانے کا کہا۔

ہالہ کو جس کرسی سے باندھا گیا تھا اسکی پشت ضامن کی جانب تھی۔ اس نے ابھی ہالہ کو نہیں دیکھا تھا اور نہ ہالہ نے اسے۔ مگر اسے پتہ چل گیا تھا کہ اسکا نجات دہندہ آ گیا ہے۔

"ہا سے نیچے اب کہا۔ اسے پیستے دانت نے ضامن"۔ باپ تمہارا میں ل
فائرنگ کی آواز آنی بند ہو گئی تھی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر ہالہ کی کرسی کا رخ اپنی جانب کیا اور جو چہرہ اسکے سامنے تھا اس نے اسکے اندر غصے کی شدید لہر پیدا کی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

جگہ جگہ نیل اور پھٹا ہونٹ جس پر اب خون جم چکا تھا۔

ضامن کو ہالہ کی جانب متوجہ دیکھ کر زمان نے بھاگنے کی کوشش کی مگر ضامن کی گن سے نکلنے والی گولی نے اسکی ٹانگ زخمی کر کے اسکی کوشش ناکام بنا دی تھی۔

زمان یہ بھول گیا تھا کہ سیکرٹ ایجنٹس کی دو نہیں دس آنکھیں ہوتی ہیں۔

اسی وقت تنویر اندر آیا۔

"ضامن ہالہ کو لے کر چلو۔ سب کو ہم نے قابو کر لیا ہے۔"

زمان تو تنویر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سن کر ششدر رہ گیا۔ اب اسے سمجھ آگیا کہ ضامن لوگ کیسے اتنی جلدی حرکت میں آگئے۔

آستین کے سانپ "زمان تنویر پر پھنکارا مگر زخمی ٹانگ کی وجہ سے کچھ کرنے کی" پوزیشن میں نہین تھا۔

آپ ہالہ کو لے کر جائیں۔ اس کمینے کو میں اسکے انجام تک پہنچا کر آؤں" گا۔ جس نے میری زندگی کو ختم کرنے کی کوشش کی اسے میں اتنی آسانی سے معاف نہیں کر سکتا۔ ڈرل مشین کہاں ہے "اس نے اپنی نظریں زمان پر جماتے ہوئے کہا جن میں سے چنگاریاں نکل رہیں تھیں۔

ا۔ تنویر نے اس کمرے کی ایک الماری سے ڈرل مشین نکال کر ضامن کو دی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن" ہالہ نے پریشان ہو کر اسے دیکھا۔"

انکل اسے لے جائیں" ضامن تو جیسے ہالہ کی آواز سن ہی نہیں رہا تھا"

تنویر ہالہ کے ہاتھ پاؤں کھول کر اسے لے کر باہر نکل گی

انکل ضامن کیا کرنے لگے ہیں اسکے ساتھ" ہالہ نے باہر آکر دھشت سے تنویر کو دیکھتے" ہوئے کہا۔

ساتھ ہی اندر سے ڈرل کی اور کسی کی دلدوز چیخوں کی آواز آئی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

یہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔ہالہ تو دہشت سے کچھ بول بھی نہیں پائی۔"

اس نے میری جس پیاری بیٹی کا یہ حال کیا ہے تو ایک گولی اسکا بدلہ لینے کے لئیے کافی" نہیں تھی۔بس اب تم چلو یہاں سے" یہ کہتے ساتھ ہی وہ ششدر کھڑی ہالہ کو لے کر باہر آگئے

اگلے کچھ دنوں میں رحمان کا سارا نہ صرف گینگ پکڑا جا چکا تھا اور ان کے توسط سے بہت سے اور شرپسند گروہوں کو پکڑا جا چکا تھا۔جو پاکستان میں مختلف جگہوں پر دہشتگردی کے واقعات میں انوالو تھے۔

رحمان سے انہوں نے یہ بھی کنفیس کروالیا تھا کہ سرے راز کو اس رات اسی نے مروایا تھا اور اس جرم میں اسے پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اسفند اور سمیعہ کی شادی طے ہو گئ تھی۔ ہالہ کو عاصم صاحب اپنے گھر لے آئے تھے۔ جبکہ ضامن کا سب نے بائیکاٹ کیا تھا کیونکہ ہالہ نے سب کو اس شام کی تھپڑ والی بات بتا کر رخصتی سے انکار کر دیا تھا جو ہالہ کے چہرے کے زخم ٹھیک ہونے کے ہفتے بعد رکھی تھی۔

مگر وہ سب جاننے کے بعد سب نے اسکا ساتھ دیا تھا اور اسکا اپنے ہی گھر میں داخلہ ممنوں کر دیا تھا۔

ضامن کو دو ہفتے سے ڑیادہ ہو گئے تھے۔ روز وہ ہالہ کو کالز کرتا اور ڈھیروں میسجز مگر وہ کسی کا ریپلائ نہیں کر رہی تھی۔

ایک دن تنگ آکر اس نے بہن کو فون کیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

کیوں فون کیا ہے آپ نے مجھے" وہ غصے سے بولی۔"

یار کیا ہو گیا ہے تم سب کو بس کردو اب۔ بھابھی بھائی سے زیادہ پیاری ہو گئ ہے۔ یاد" کرو وہ دن جب میں تمہاری ایک بک ڈھونڈنے کے لئیے ٹرینگ سے تھکا ہوا آیا تھا اور پھر بھی سارا دن سڑکوں پر مارا مارا پھرتا تھا۔ وہ دن بھی یاد کرو جب بارش میں گاڑی خراب ہوئ تھی اور سردیوں کی بارش میں تمہیں بھیگنے سے بچانے کے لئیے میں ورکشاپ تک گاڑی کو دھکا لگا کر لے گیا تھا۔ اور آج میری ایک غلط فہمی کی تم سب اتنی کڑی سزا دے رہے ہو۔ میں اپنی فیملی ہوتے ہوئے تنہا ہو گیا ہوں" ضامن نے پوری طرح پلیننگ کر کے رمشا کو گھیرا تھا اور اپنی جذباتی ایکٹنگ پر اسکا دل کیا خود کو آسکر دے دے۔

اچھا بھائ بس کرو میں تو کب کا تمہیں معاف کر چکی ہوں مگر بھابھی کچھ" سننے کو تیار ہی نہیں"۔ آخر رمشا اسکی جذباتی باتوں کے زیر اثر آ ہی گئ۔

Do not copy or distribute without permission of the author

تمہاری بھابھی کی تو ایسی کی تیسی اب وہ میری پلینر گ دیکھے "یہ سب وہ صرف وہ" دل میں ہی سوچ سکا۔

تم بس میری تھوڑی ہیلپ کر دو جیسے میں کہوں ویسے ہی کرنا اور ہاں پلیز اسکی کوئی پکچر" ہی سینڈ کر دو۔ وانا سی ہر "رمشا کو اپنے ساتھ ملاتے ہوئے آخر میں دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے کہا۔

وَ"رمشا خود بھی اپنے بھائی بھابھی کو اوکے وہ تو میں ابھی کر دیتی ہوں۔ اوکے بائے نا" اب اکٹھے دیکھنا چاہتی تھی۔

بھابھی واو کتنی کیوٹ لگ رہی ہیں آپ اس کلر میں چلیں ایک سیلفی ہو جائے" " وہ جو لاؤنج میں بیٹھی سمیعہ کی شادی میں پہننے کے لیئے کپڑوں کے ڈیزائن دیکھ

رہی تھی رمشا کی اس معصوم سی فرمائش پر بے اختیار اس پر اسے بہت پیار آیا۔

اگر بھابھی کو پتہ چل جائے کے کس مقصد سے یہ پکچر لے رہی ہوں تو یہ" ہاتھ جو میرے گرد پیار سے لپٹا ہے میری گردن دبانے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہ لگائے۔

ضامن بے چینی سے انتظار کر رہا تھا رمشا کے میسج کا۔کتنے دن ہو گئے تھے اس دشمن جاں کو دیکھے ہوئے۔

کچھ دیر بعد اسے واٹس ایپ میسج کی ٹون سنائی دی اس نے تیزی سے میسج اوپن کیا تو رمشا اور ہالہ کی تصویر نظر آئی۔لائٹ لیمن اور فیروزی ڈریس میں وہ ہمیشہ کی طرح اسکے دل کی دنیا تہہ وبالا کر گئی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

میسنگ یو سوئیٹ ہارٹ ٹیربلی۔" کتنے ہی اسکی سنگت میں گزرے یادگار لمحے اسکی" نظروں کے آگے سے گزرے۔

یار تجھ سے زیادہ بے مروت دوست نہ دیکھ نہ سنا" ضامن نے اسفند کو" کال کی جو اپنی شادی کی چھٹیاں لے کر گھر گیا ہوا تھا۔ ایک دن بعد مہندی تھی۔

اگلی بکواس کر" اسفند کا دماغ بھی ہالہ والی بات پر تپا ہوا تھا۔"

یار بس کر اب کیا سب کے ساتھ تجھ سے بھی معافی مانگوں۔ وہ سب" "شدید محبت میں ہو گیا تھا

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن نے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کی۔

بیٹا اگر محبت میں ایسا کیا تھا تو پھر رخصتی کے بعد ہم ہالہ کو نیل و نیل ہی دیکھیں گے۔""

اسفند کے طنز پر وہ بمشکل اپنا قہقہہ روک سکا۔

اچھا یار تو بس میرا اپنی شادی میں آنے والا معاملہ بحال کرواڈیڈی نے تو سختی سے"

"مجھے منع کیا ہے کہ میں تیری شادی میں نظر نہ آؤں

خیر تجھ سے پھڈے اپنی جگہ مگر تیرے بغیر تو میں نکاح کے پیپرز پر سائن نہیں کروں"

گا۔"اسفند کی محبت پر اسے فخر ہوا۔

"تھینکس بڈی، مگر علاقہ غیر میں یہ خبر نہ پہنچے"

Do not copy or distribute without permission of the author

ضامن توکتنا ڈرتا ہے ہالہ سے۔۔۔ہاہاہاہا" اسفند کی ہنسی نے اسے تپایا۔"

"بیٹا کچھ دن بعد تجھ سے پوچھوں گا"

ہیلو یار میں ایک ڈریس بھیج رہا ہوں پلیز کسی بھی طرح ہالہ نے مہندی کی رات یہی پہنا"
ہو۔یہ تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ تم نے اسے کیسے منانا ہے"۔

ضامن کے میسج نے سمیعہ کو اچھا خاصا پریشان کیا۔

بھائی خور تو مجنوں بنے ہو مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہو" رمشا نے بے"

Do not copy or distribute without permission of the author

چارگی سے سوچا۔

شام میں رمشا نے ایک پارسل موصول کیا۔

"بھابھی آپ سے ایک ریکوئیسٹ کرنی ہے پلیز مانیں گی"

سمیعہ پارسل لے کر ہالہ کے پاس آئ۔

ہاں سوئیٹی کیوں نہیں" ہالہ نے پیار سے اسے کہا۔ دونوں اس وقت رمشا کے ہی روم" میں تھیں۔

میں نے نیٹ پر ایک ڈریس دیکھا تھا۔ مجھے بہت اچھا لگا اور میں نے آپکے لئیے آرڈر دے دیا

Do not copy or distribute without permission of the author

میری وش ہے کہ آج آپ یہی پہنیں۔"رمشا نے محبت سے اسے کہا۔

اوہ ڈئیر تھینک یو۔ مگر اب اسک کیا کروں جو کل ہم لے کر آئے تھے۔" اس نے بے چارگی سے کہا۔

اچھا چلو دکھاؤ یہی پہنوں گی۔ خوش "اس نے محبت سے اسے کہا۔"

"اوہ تھینک یو۔"

ہالہ نے پیکنگ کھولی تو اس میں بہت ہی سٹائلش، اولیو گرین اور اونخ اور ریڈ کے رنگوں کے امتزاج کا غرارہ اور لانگ شرٹ پر نفیس مگر ہیوی کام ہوا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

یہ تو برائیڈل ڈریس لگ رہا ہے" ہالہ نے الجھتے ہوئے کہا۔"

"پلیز بھابھی"

"اوکے اوکے"

ہالہ کے مان جانے پر اس نے محبت سے اسے گلے لگایا۔ اور ضامن کو ڈن کے ساتھ وکٹری کا نشان بھیجا۔

یہ اسفند کی مہندی کے فنکشن کی بات تھی۔ ہر جانب رنگ وبو کا سیلاب

Do not copy or distribute without permission of the author

تھا۔

سوائے ہالہ کے سب کو بتایا جا چکا تھا ضامن آ رہا ہے اس فنکشن میں۔

اسفند نے بڑی پس و پیش کے بعد بالآخر سب کو منا لیا تھا۔

ہالہ ضامن کے بھیجے ہوئے سوٹ میں کسی ریاست کی شہزادی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ لمبے گھنے بال کھلے ہوئے، خوبصورتی سے کیئے گئے میک اپ میں، نازک سی جیولری پہنے، ماتھے پر ایک سائیڈ پر جھومر لگائے یہاں سے وہاں پھر رہی تھی۔

سارا فنکشن اسفند کی گھر کے لان میں ارینج کیا گیا تھا۔

پہلے لڑکی والوں نے مہندی لانی تھی پھر لڑکی والوں نے چونکہ کمبائن فنکشن تھا سو دونوں سائیڈز نے باری باری آنا ڈیسائیڈ کیا۔

عاصم صاحب اور ضامن کی مدر بڑے فخر سے ہالہ کا تعارف اپنی بہو کی حیثیت سے سب میں کروا چکے تھے۔

ہالہ سمیعہ کی بہن کے فرائض انجام دے رہی تھی۔ سو جب لڑکے والے تھال اٹھائے مہندی لے کر آئے تو ہالہ انکو ریسیو کرنے میں انٹرنس کے اینڈ پر سمیعہ کے گھر والوں کے ساتھ کھڑی تھی۔ اسفند کی بہنیں اور کزنز مہندی کے تھال پکڑے آگے تھیں جبکہ لڑکے کو اسکے دوستوں نے لانا تھا۔

ہالہ پھولوں کے تھال پکڑے کھڑی تھی۔ جیسے ہی اسفند کی کزنز مہندی لے کر اندر آگئیں تو انکے پیچھے دس ہیوی بائیکس پہ اسفند کے کزنز نے پہلے انٹری دی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

سب لڑکے وائٹ شلوار قمیض پر ڈفرنٹ کلرز کی واسکٹس پہنے گاگلز لگائے ہوئے تھے۔

سب نے اس منظر کو انجوائے کیا اور چیخیں اور تالیاں بجا کر لڑکے والوں کی ایسی انٹری کو ایپریشیٹ کیا۔

آخر میں دو ہیوی بائکس تھیں جن میں ایک پہ اسفند اور دوسری ہیوی بائیک پر بیٹھے شخص کو دیکھ کر ہالہ کو لگا اسکے چاروں جانب روشنیاں بھر گئیں ہوں۔

دل کے کسی کونے میں بہت شدید خواہش تھی اس ستم گر کو آج دیکھنے کی۔

وائٹ شلوار قمیض پر الیو گرین واسکٹ پہنے گاگلز لگائے وہ بھی کسی ریاست کے

Do not copy or distribute without permission of the author

شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

اس نے اپنی بائیک بالکل ہالہ کے پاس روکی اور پھر اس سے اتر کر اسے نظر بھر کر دیکھا۔

ئے وہ بولا۔ئے مائی لیڈی" ہلکے سے اسکے پاس سے گزرتے ہوہا"

جبکہ ہالہ تو ابھی تک اس ساحر کی مسکراہٹ کے سحر سے نہیں نکل پائی تھی۔

جس قدر وہ ہرٹ ہوئی تھی ابھی اتنی جلدی وہ اسکو معاف کرنے کے حق میں نہیں تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ اسٹیج کے پاس کھڑی مٹھائی کی چیزیں اریج کرتی اسٹیج پر پہنچ رہی تھی کہ اسکے واٹس ایپ میسج کی ٹون آئی۔ اس نے میسج اوپن کیا تو ضامن کا میسج تھا۔

"وانا ٹیک یو ٹونائٹ ٹو آ پلیس ویر نو ون کڈ سی اس اینڈ آئی کڈ ٹیل یو ہاؤ مچ آئی لو یو" اور ساتھ ڈھیر سارے ہارٹس اور کسنگ اموجی تھے۔ ہالہ کے گال دہک اٹھے اس نے غیر اختیاری طور پر جونہی نظر اٹھا کر سامنے دیکھا۔ تو اسٹیج پر اسفند کے ساتھ بیٹھے ضامن سے نظر ملی جو اسکے بلشنگ فیس کو دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنی طرف دیکھتے پایا تو اپنی شرارتی مسکراہٹ سمیت اسے آنکھ ماری۔ ہالہ نے بے اختیار رخ پھیر کر اپنے دھڑ دھڑ کرتے دل کو سنبھالا۔

مہندی کی رسم کے بعد جیسے ہی گروپ فوٹوز کا سلسلہ شروع ہوا اسفند نے عاصم صاحب اور انکی فیملی کو آنے کو کہا۔

عاصم صاحب اور انکی بیگم سمیعہ اور اسفند کے ساتھ صوفوں پر بیٹھ گئے۔

جبکہ ہالہ اور رمشا صوفے کے پیچھے چلی گئیں۔ ہالا نے شکر کیا کہ ضامن نہیں تھا وہاں۔ مگر یہ شکر تھوڑی دیر کا تھا۔

جیسے ہی فوٹو گرافر پکچر لینے لگا اسفند نے اسے روک کر ادھر ادھر دیکھا کہ دائیں طرف سے ضامن آتا دکھائی دیا۔

ہالہ جزبز ہوئی جب ضامن اسکے دائیں طرف آیا کیونکہ اسکے بائیں طرف رمشا کھڑی تھی۔

ابھی فوٹو گرافر تصویر لینے ہی والا تھا کہ ہالہ کو اپنی کمر پر ضامن کا ہاتھ سرسراتا محسوس ہوا۔ اسکی تو سانس سینے میں اٹک گئی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

بھابھی پلیز تھوڑا سا سمائل کریں۔" فوٹو گرافر بھی انکا جاننے والا تھا جس کو "

پتہ تھا کہ ہالہ ضامن کی منکوحہ ہے۔

ہالہ نے ایک غصیلی نظر ضامن پر ڈالی جو سامنے دیکھتا شرارتی انداز میں مسکرا رہا"

تھا۔

ہالہ نے ایک سیکنڈ میں کچھ سوچا اور اپنا پاؤں انداز ے سے آگے کر کے اپنی ہیل کے نیچے

ضامن کا پاؤں زور سے دبایا۔

ضامن یکدم چیخا اور ہالہ نے فوراً پاؤں کھینچ کر منہ نیچے کر کے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

کیا ہوا" سب نے یکدم پریشانی سے پوچھا۔"

"نہیں وہ پاؤں پہ کچھ کاٹا ہے"

" اسفند پریشانی سے کھڑا ہوا دکھاؤ

""ارے کچھ نہیں ہوا بیٹھ تو

اسے بٹھا کر اب کی مرتبہ ضامن نے تمیز سے فیملی پکچر لی۔

کھانے کے بعد رمشا ہالہ کے پاس آئی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"بھابھی وہ اویس انکل باہر گاڑی میں بیٹھے ہیں کہ رہے ہیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے"

توکیاوہ جارہے ہیں" ہالہ نے حیران ہو کر پوچھا۔"

شاید، آپ جلدی سے جائیں" ہالہ تیزی سے اپنا لہنگا اٹھائے باہر آئی۔ ابھی وہ " گلی میں نکل کر انکی گاڑی ڈھونڈ رہی تھی کہ ایک ہاتھ نے اسکا ہاتھ تھاما اس نے ڈر کر دیکھا تو وہ ضامن تھا۔ جو اسے لیئے اپنی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

کیا کر رہے ہیں کہاں لے جارہے ہیں چھوڑیں میرا ہاتھ۔"وہ اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ " چھڑاتے ہوئے بولی۔

جو خاموشی سے اسے لئے گاڑی میں بٹھا کر تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ کی جانب آیا مبادا کہ وہ لاک کھول کر اترتی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

بیٹھتے ساتھ ہی وہ زن سے گاڑی بڑھا لے گیا۔

"آپ لاک کھول رہے ہیں یا میں شور مچاؤں۔" ہالہ کو سمجھ آگئ تھی کہ جب تک ضامن لاک نہیں کھولے گا اسکی سائیڈ کا دروازہ نہیں کھلے گا۔

وہ تھک ہار کر بیٹھ گئ۔ ضامن خاموشی سے کوئ نمبر ملا رہا تھا۔

"ہیلو! میرے اماں ابا کو بتا دینا کہ ہالہ کی رخصتی ہو گئ ہے۔ اس وقت وہ اپنے میاں کے ساتھ اپنے گھر جا رہی ہے اور وہاں سے ڈائریکٹ اسکے بیڈروم "ضامن کی بات سن کر اسکے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوئے۔

"ہاہاہا! آفکورس میں کیسے برداشت کر سکتا ہوں کے مجھ سے پہلے تو پیور شادی شدہ

کھلائے۔ ایویں تو آج کا ڈریس نہیں بھجوایا تھا۔ دلہن بنا کر ہی اسے اپنے روم میں لے کر جانا تھا نا" ضامن تو آج اسے شاکس پہ شاکس دینے پہ تلا ہوا تھا

اس نے کن اکھیوں سے حالہ کے حیران چہرے کو دیکھا۔

"چل اب باقی سب کو تم سنبھال لینا۔"

کہتے ساتھ ہی اس نے فون بند کر کے ایک نظر حالہ کے غصیلے چہرے پر ڈالی۔

پھر ہاتھ بڑھا کر اس کا جھومر ٹھیک کیا جو اسے گاڑی میں زبردستی بٹھانے کے چکر میں اپنی جگہ سے ہٹ گیا تھا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ہالہ نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔

دھیان سے گاڑی چلائیں جس گولڈن نائٹ کے چکر میں یہ ساری پلیننگ کی ہے"

"نہ ایکسیڈنٹ کرا کر کہیں اس سے محروم نہ ہو جائیں۔

ہاہاہا! اسکی جلی کٹی بات نے ضامن کو قہقہے لگانے پہ مجبور کیا۔

کسی بھول میں مت رہئیے گا۔ میں اتنی آسانی سے آپکو اپنے ارادوں میں کامیاب نہیں"

ہونے دوں گی۔" اس نے غصے سے ضامن کو گھورا۔

آہاں۔۔۔دشمنی کا کھلم کھلا اعلان" ضامن اسکے لہجے سے محظوظ ہوا۔"

گھر آتے ہی گاڑی اندر لے جا کر اس نے ہالہ کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور ایک مرتبہ پھر آج اسے کوئی موقع دیئے بغیر اپنے بازوؤں میں اٹھایا۔

"ضامن چھوڑیں میں چلی جاؤں گی" وہ اسکے سینے پر مکے مارتے ہوئے چلائی۔

ضامن نے جھک کر اسکی غصے سے لال ہوتی پیاری سی ناک کی ٹپ پر کس کیا۔ اور بس یہیں اسکی بولتی بند ہو گئی۔

کمرے میں لا کر اسے بیڈ پر بٹھاتے ضامن نے پلٹ کر کمرے کے دروازے کو لاک کیا۔

ہالہ کی تو حالت غیر ہو رہی تھی۔

وہ اسکے سامنے دوزانو بیڈ کے پاس بیٹھا اور اسکی گود میں سر رکھ دیا۔

Do not copy or distribute without permission of the author

آیم ایکسٹریملی سوری فار ایچ اینڈ ایوری تھنگ۔ میں نے آپ پے ہاتھ اپنی محبت کی انتہا" میں اٹھایا تھا۔ میرے لیئے یہ تصور ہی اتنا جان لیوا تھا کہ کوئی آپکا دعوے دار بن کر میرے پاس آئے اور وہ کہتے ہیں نہ کہ محبت اندھی ہوتی ہے اور آپکو پتہ ہے عشق انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔ اور آپ سے میں نے عشق کیا تھا۔ پھر بھی میں اس سب کے لیئے معافی مانگتا ہوں جتنا مارنا ہے مجھے مار لیں مگر مجھ سے یہ دوری والی بات مت کریں میں نے یہ دن بہت تکلیف میں گزارے ہیں پلیز ہالہ۔۔۔"ضامن ابھی بات کر ہی رہا تھا کہ ایک آنسو کا قطرہ اسکے بالوں پر گرا۔

یکدم اس نے سر اٹھایا تو دوسری طرف برسات شروع ہو چکی تھی۔

ہالہ میری جان"وہ بے اختیار اسکے پاس بیڈ پر بیٹھا اور اسے باہنوں میں لینا چاہا کہ" اس نے روتے ہوئے غصے سے اسکے ہاتھ جھٹکے۔

Do not copy or distribute without permission of the author

ئے بولی۔مت ہاتھ لگائیں مجھے۔"وہ روتے ہو"

ضامن نے زبردستی اسے کھینچ کر اپنے بازوؤں میں بھینچا اور اسکے بالوں پر،ماتھے پر بوسے دیئے۔

اتنی تکلیف آپکے تھپڑ سے نہیں ہوئی تھی جتنی آپکی بے اعتباری نے دی تھی۔"اسکے سینے" پر سر رکھے وہ روتے ہوئے شکوے کر رہی تھی۔

ویری سوری""مجھے لگا میں تپتی دھوپ میں کھڑی ہو گئی ہوں۔آپ تو میری چھاؤں" ہیں۔میرا سب سے قیمتی رشتہ اگر آپ ایسے کریں گے تو میں کہاں جاؤں گی۔"رو رو کر وہ دل کی بھڑاس نکال رہی تھی اور ضامن کے لیئے اسے سمیٹنا مشکل ہو رہا تھا۔

آئندہ ایسے نہیں ہو گا۔" ضامن کے لفظوں پر وہ یقین لے آئی۔"

پھر یکدم کچھ یاد آنے پر پیچھے ہوئی۔ ضامن نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"آپ نے اس رات زمان کے ساتھ ڈرل سے کیا کیا تھا"

ہالہ پلیز ڈونٹ ٹاک اباؤٹ اینی ون ایلس۔" ضامن نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

پلیز بتائیں نہ۔ نہیں تو میں ناراض ہو جاؤں گی۔" اس نے ضامن کو دھمکی دی۔

یہ فرسٹ اور لاسٹ ٹائم بتا رہا ہوں ادر وائز ہم اپنے مشن اور پروفیشنل لائف "

Do not copy or distribute without permission of the author

"سے متعلق باتیں اپنے گھر والوں کو بھی نہیں بتاتے۔

وہ مشن پرسنل بھی تھا اور اس سے بدلہ آپ نے اپنے پرسنل کنسرن کی وجہ "سے لیا تھا۔

ہاں یہ صحیح ہے، جب میں نے آپکا چہرہ دیکھا تو آئی کانٹ ٹیل یو مجھ پر کیا قیامت ٹوٹی" تھی لہزا میں نے ان ہاتھوں میں اتنے سوراخ کئے تھے کہ وہ ہاتھ آئندہ اٹھنے کے قابل نہ "رہیں

اف ضامن آپ کتنے خوفناک ہیں" وہ حیرت سے پھٹی آنکھوں سے اسکی بات سنتی اس سے پیچھے سرکی۔

میں اس سے بھی دہشتناک ہوجاؤں گا اگر اب آپ مجھ سے دور ہوئی۔ اسی لیئے"

Do not copy or distribute without permission of the author

نہیں بتا رہا تھا۔" اس نے حالہ کو دھمکی دی۔

اسکے تو مجھ پر اٹھنے والے ہاتھوں کے ساتھ تو یہ سلوک کیا اور آپ نے جو مجھ پر ہاتھ "
اٹھایا تھا اسکا کیا" حالہ نے اسے جتایا۔

ضامن نے اسکے آگے اپنا وہی ہاتھ پھیلایا۔

"آپکی مرضی جو سلوک کرنا چاہیں کریں میں اف تک نہیں کروں گا۔"

اپنی اسی جان لیوا مسکراہٹ سے اس نے حالہ کو دیکھا۔

حالہ نے ایک نظر اسکی آنکھوں میں جھانکا جہاں ہر طرف بس وہی تھی۔

Do not copy or distribute without permission of the author

اس نے دھیرے سے اسکے ہاتھ کو تھام کر اس پہ اپنے لب رکھے پھر اپنے گال سے مس کرتے ہوئے بولی/

"یہ ہاتھ تو میرے نجات دہندہ ہیں"ضامن نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھ لگایا اور پھر اسے اپنی محبت کی بارش میں بھگونے لگا۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author